مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

جلد نمبر ۴

شمارہ ۶

پارلیمنٹ میں حدیث رسول پر شیم شیم کے نعرے

اداریہ

قادیانیوں کا نیا استعماری منصوبہ

کیا مومنوں کیلئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کیلئے جھک جائیں

اس کے چہرے پر ایسی چمک دمک تھی کہ دیکھنے والا تاب نہ لا سکتا

نبوت کے ایک جھوٹے دعویدار کی سرگذشت

کمالاتِ خیر الانام اللہ اللہ

کمالاتِ خیر الانام اللہ اللہ
مقاماتِ رحمت مقام اللہ اللہ

لبوں پر محمدﷺ کا نام اللہ اللہ
درود اللہ اللہ سلام اللہ اللہ

ہیں رشکِ شہاں اب غلام اللہ اللہ
محمدؐ کا فیضانِ عام اللہ اللہ

ہیں اہلِ فصاحت بھی حیران و ششدر
کلامِ بلاغت نظام اللہ اللہ

سکھایا ہمیں زندگی کا قرینہ
نشست اللہ اللہ خرام اللہ اللہ

محبّت اخوّت، امانت دیانت
مساوات کا التزام اللہ اللہ

ہے احساسِ توحید معراجِ انساں
ہمارے نبی کا پیام اللہ اللہ

ہوئے منکشف رازہائے مشیّت
سجود اللہ اللہ قیام اللہ اللہ

ہے علم و عمل اُن کا شمعِ ہدایت
نظامِ حیاتِ دوام اللہ اللہ

فضائے مدینہ معطّر معطّر
سحر سحر اللہ اللہ وہ شام اللہ اللہ

وفات و ولادت برابر ہیں شارق
مشیّت کا یہ اہتمام اللہ اللہ

—— شارق انبالوی کروڑ

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

۳۰ شوال تا ۶ ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ
بمطابق
۱۹ تا ۲۵ جولائی ۱۹۸۵ء

ختم نبوت

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

بدل اشتراک

سالانہ/۷۰ روپے — ششماہی/۴۰ روپے
سہ ماہی/۲۰ روپے
فی پرچہ: ۲ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون نمبر :- ۷۱۱۶۷۱

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد/راولپنڈی	عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
لاہور	ملک کریم بخش
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی
ملتان	عطاء الرحمٰن
بہاولپور	ذبیح فاروقی
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد
پشاور	نورالحق نور
مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
ڈیرہ اسماعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
کوئٹہ	نذیر تونسوی
حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
کنڑی	ایم عبدالواحد
سکھر	ایچ غلام محمد
ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف ولی اللہ

اس شمارے میں

۱. خصائل نبوی ۳
۲. ابتدائیہ ۵
۳. غیر مسلم ۸
۴. حضرت ام سلیم رضہ ۱۰
۵. آپ کے مسائل ۱۲
۶. کلمہ دوستی یا کلمہ دشمنی ۱۴
۷. قادیانی استدلال ایک نظر میں ۱۶
۸. عیسائیت کیا ہے؟ ۱۹
۹. نبوت کا ایک جھوٹا دعویدار ۲۲
۱۰. اخبار ختم نبوت ۲۳

بدل اشتراک : برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کنیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشش	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

خصائل نبوی ﷺ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گریہ وزاری کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

حدثنا سوید بن نصر حدثنا عبداللہ بن المبارك عن حماد بن سلمة عن ثابت عن مطرف وھو ابن عبد اللہ بن الشخیر عن ابیہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی ولجوفہ ازیز کازیز المرجل من البکاء۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن شخیر کہتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور رونے کی وجہ سے آپؐ کے سینہ سے ایسی آواز نکل رہی تھی جیسے ہنڈیا کا جوش ہوتا ہے۔

ف۔ یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال خشوع وخضوع کی وجہ سے تھا۔ بعض مشائخ نے لکھا ہے کہ یہ حالت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت ہوتی تھی جب کہ اللہ جل جلالہٗ کی صفاتِ جلالیہ اور صفاتِ جمالیہ دونوں کا ظہور اکٹھے ہوتا تھا اور صفات جلالیہ کے ظہور کی تو کوئی چیز طاقت ہی نہیں رکھتی البتہ صرف صفاتِ جمالیہ کا جس وقت ظہور ہوتا تھا اس وقت ایک سرور اور انبساط کی کیفیت پیدا ہوتی تھی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مشائخ سلوک کو بھی یہی دو کیفیتیں پیش آتی ہیں۔

۲۔ حدثنا محمود بن غیلان حدثنا معٰویۃ بن ھشام حدثنا سفین عن الاعمش عن ابراھیم عن عبیدۃ عن عبد اللہ بن مسعودؓ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ علی فقلت یا رسول اللہ اقرأ علیك وعلیك انزل قال انی احب ان اسمعہ من غیری فقرءت سورۃ النساء حتی بلغت وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا قال فرءیت عینی رسول اللہ تھملان۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف سناؤ (شاید حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے ارشاد فرمایا کہ سننے میں غور و تدبر پڑھنے میں زیادہ ہوتا ہے یا کسی اور وجہ سے سننے کی رغبت فرمائی ہو کہ بہت سی وجوہ اس کی ہو سکتی ہیں۔ مثلاً یہی کہ قرآن شریف سُننے کی سنیت بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے ثابت ہو جائے) میں نے عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہی پر تو نازل ہوا ہے اور آپ ہی کو سناؤں۔ (شاید ابن مسعودؓ کو یہ خیال ہوا ہو کہ سنانا تبلیغ اور یاد کرانے کے واسطے ہوتا ہے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ دوسرے سے سنوں، میں نے امتثال حکم میں سنانا شروع کردیا اور سورۃ نساء (جو چوتھے پارے کے پونے سے شروع ہوتی ہے) پڑھنا شروع کی۔ میں جب اس آیۃ پر پہنچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بك علی ھٰؤلاء شھید تو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا کہ دونوں آنکھیں گریہ کی وجہ سے بہہ رہی تھیں۔

ف۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ رونا کلام الٰہی کے سننے سے ہو کہ "تلاوت کلام اللہ کی شان یہی ہے۔ امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ "تلاوت کے وقت رونا عارفین کی شان ہے اور صالحین کا شعار ہے حق تعالیٰ شانہٗ نے کلام پاک میں متعدد جگہ اس کی تعریف کی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ اذا تتلی علیھم ایت الرحمٰن الآیۃ۔ (سورہ مریم) جب ان پر رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو زمین پر گر جاتے سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے دوسری جگہ ارشاد ہے ان الذین اوتوا العلم الآیۃ بنی اسرائیل۔ کہ یہ قرآن شریف جب ان پر پڑھا جاتا ہے تو ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے۔ اور یہ قرآن شریف یعنی اس کا سننا ان کے خشوع کو اور بڑھا دیتا ہے اور ظاہر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ان آیات کے مطابق اور کون ہو سکتا ہے اس لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رونا کلام اللہ شریف کی عظمت وجلال کی وجہ سے ہونا قرین قیاس ہے اس صورت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سے رو رہے ہوں اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی نگاہ اسی وقت پڑی ہو قرین قیاس ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ خاص اس آیت پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رونا آیا ہو کہ اس آیت

باقی صفحہ پر

حدیثِ رسُول پر شیم شیم کے نعرے

ایک مومن کے اسلام و ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن کر اس کے سامنے سر جھکا دیا جائے۔ اور بغیر کسی حیل وحجت کے اسے تسلیم کر لیا جائے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما۔ (النساء : ۶۵)

سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے، پھر نہ پاویں اپنے جی میں تنگی، تیرے فیصلے سے، اور قبول کریں خوشی سے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

وما كان لمومن ولا مومنة اذا قضى الله ورسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبينا۔

(الاحزاب : ۳۶)

اور کام نہیں کسی ایماندار مرد کا اور نہ ایماندار عورت کا، جب کہ مقرر کر دے اللہ اور اس کا رسول کوئی کام کہ ان کو رہے اختیار اپنے کام کا، اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی سو وہ راہ بھولا صریح چوک کر (ترجمہ: شیخ الہند ؒ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

كل امتى يدخلون الجنة الا من ابى قالو ومن ابى۔ قال من اطاعنى دخل الجنة ومن عصانى فقد ابى۔

(صحیح بخاری)

میری امت کے سب لوگ جنت میں جائیں گے سوائے اس شخص کے جس نے انکار کیا۔ عرض کیا گیا کہ کس نے انکار کیا؟ فرمایا جس نے میرا کہا مانا وہ جنت میں گیا اور جس نے حکم عدولی کی اس نے انکار کیا۔

حضرت امام العصر مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہٗ نے "اکفار الملحدین" میں حضرت امام قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ کا واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے یہ حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کدو کو پسند فرماتے تھے۔ مجلس میں ایک شخص نے کہہ دیا کہ مجھے تو پسند نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ شخص زندیق ہے، اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے معارضہ کیا ہے۔ اس کے قتل کا حکم دے دیا، اس نے توبہ کی تو اس کی جان بخشی ہوئی۔ باوجودیکہ اس کا

مقصود حدیث نبوی کو رد کرنا نہیں۔ بلکہ اپنی طبعی رغبت کا اظہار تھا۔ مگر خاص اس موقع پر یہ اظہار حدیث نبوی کے ساتھ گستاخی تھی۔ اس لیے امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے (جو اس وقت قاضی القضاۃ بھی تھے) اس کو کفر و ارتداد قرار دے کر اس شخص کے قتل کا حکم صادر فرمایا ـــــ بلاشبہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت پر ایمان رکھتا ہو اور جس کے دل میں ارشادات نبوی ؐ کی عظمت ہو وہ ایسی گستاخی کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اخباری اطلاع کے مطابق ہماری قومی اسمبلی کے بجٹ سیشن میں اسمبلی کے معزز رکن نے خواتین اسلام کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سنائی۔ جس پر خاتون ارکان نے "شیم شیم" کے نعرے بلند کیے۔ اور اس رکن سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں۔ مگر جب موصوف نے یہ کہا کہ یہ میرے نہیں، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ میں ان کو واپس کیسے لے سکتا ہوں تو یہ خواتین بطور احتجاج اسمبلی سے واک آوٹ کرگئیں، اور دوسرے ارکان ان محترم خواتین کو بصد منت و لجاجت منا کر لائے۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو یہ نہایت افسوسناک ہی نہیں، حد درجہ شرمناک بھی ہے۔ کاش اس موقع پر کوئی قاضی ابو یوسف رح ہوتا تو ان خواتین کی خوشامد کرنے کی بجائے ان کے بارے میں وہی حکم صادر کرتا جس کا اوپر تذکرہ کیا گیا ـــــ آہ سردة ولا ابابکر لها

ان خواتین کو حدیث نبوی کے آئینے میں اپنا بدنما چہرہ نظر آیا۔ بجائے اس کے کہ وہ آئینہ سامنے رکھ کر اپنی اصلاح کرتیں، انہوں نے روایتی حبشی کی طرح حدیث رسول ؐ پر "شیم شیم" کے نعرے بلند کردیئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تعجب بالائے تعجب یہ کہ نہ تو اراکین اسمبلی نے ان خواتین کی اس گستاخی کے خلاف کوئی احتجاج کیا۔ نہ اسمبلی کے اسپیکر نے اس بات کا نوٹس لیا۔ اور نہ اکسی ارباب حل و عقد میں سے کسی کا سر شرم کے مارے جھکا ہے۔ جس ملک کے سب سے موقر قومی ادارے میں حدیث رسول ؐ پر "شرم شرم" کے نعرے بلند کیے جاتے ہیں تعجب ہے کہ وہ مسلمانوں کا ملک کہلاتا ہے۔ اور وہاں کے باشندے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ ہمارے اس کارنامے کو دیکھ کر یقیناً ابلیس بھی سربگریباں ہوگا۔ اور آسمان کے فرشتے ہمارے دعویٰ مسلمانی پر "شیم شیم" کے نعرے بلند کرتے ہوں گے۔ قل بئسما یامرکم به ایمانکم ان کنتم مومنین۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے ساتھ گستاخی بدترین کفر و ارتداد ہے۔ ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ جن خواتین نے اس گستاخی کا ارتکاب کیا ان کی رکنیت معطل کی جائے۔ خود ان خواتین کی خیر خواہی کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو ان کی اس سنگین غلطی کا احساس دلایا جائے۔ اور انہیں تجدید ایمان کا حکم دیا جائے۔

خبر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان خواتین نے اپنے مؤقف کی تائید میں خواتین اسلام، خصوصاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حوالہ دیا کہ وہ جنگوں میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور انہیں پانی پلانے کی خدمات انجام دیا کرتی تھیں۔ یہ استدلال اس طبقہ کی طرف سے اکثر و بیشتر سامنے آتا ہے۔ جس کی نمائندگی یہ برہنہ سر خواتین اسمبلی کر رہی ہیں۔ اس سے قطع نظر کہ یہ دلیل اپنے اندر کیا وزن رکھتی ہے، دیکھنے کی بات یہ ہے کہ ان خواتین نے یہ استدلال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مقابلہ میں پیش کیا ہے۔ کیا خدا اور رسول کے ارشادات سن کر منطق بھگارنا کسی مسلمان کا کام ہوسکتا ہے؟ ابلیس لعین کا جرم اس کے سوا کیا تھا کہ اس نے حکم الٰہی سن کر اسے منطق و دلیل کے ذریعہ رد کرنا چاہا تھا، جس کی وجہ سے وہ "ان علیک لعنتی الی یوم الدین" کا مستحق ہوا۔ اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد بھی یاد نہیں رہا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے ان کرتوتوں کو دیکھ لیتے جو انہوں نے آپ ؐ کے بعد شروع کر دیئے تو ان کو مسجدوں میں آنے سے اسی طرح روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔ (صحیح بخاری)

الغرض جنگی حالت میں خواتین اسلام نے نزول حجاب سے قبل جو خدمات ضرورت و مجبوری کی بنا پر انجام دیں ان

کو پیش کرکے موجودہ دور کی مادر پدر آزادی اور فیشن زدہ مغربیت و بے حیائی کا جواز پیدا کرنا اور قرآن وحدیث کے دیگر نصوص سے آنکھیں بند کرلینا خود فریبی ہے۔ علاوہ ازیں ان خواتین کا اپنی حالت کو امہات المومنین اور صحابیات کی جنگی خدمات پر قیاس کرنا بھی قیاس فاسدہ ہے۔ کیا وہ بھی انکی طرح میک اپ کرکے اور لباس فاخرہ زیب تن کرکے سربرہنہ اجنبی مردوں کے سامنے بصد ناز و تمکنت بیٹھا کرتی تھیں؟ اُن حضرات کی جنگی حالت پر اپنی انجمن آرائی کو قیاس کرنا عقل و دانش کی آخر کون سی قسم ہے میدان جنگ میں ضرورت و مجبوری کی بناء پر زخمیوں کی مرہم پٹی اور پانی پلانے کی خدمات بجا لانے سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ عورتوں کو کلبوں میں، جلسوں میں، اسمبلیوں میں، دفاتر میں بصد شان رعنائی و زیبائی اجنبی مردوں کے سامنے بیٹھنا اور ان سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بے دھڑک گفتگو کرنا بھی جائز ہے۔ عقل و فہم سے بالاتر چیز ہے۔

پھر ان خواتین نے یہ واقعات تو رٹ رکھے ہیں۔ جو نزول حجاب سے پہلے کے ہیں۔ لیکن انہیں یہ یاد نہیں رہا کہ قرآن کریم نے انہی امہات المومنین کو، جن کی جنگی خدمات کا یہ حوالہ دے رہی ہیں۔ یہ حکم فرمایا ہے۔

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلیة الاولیٰ . (الاحزاب : ۳۳)	اور قرار پکڑو اپنے گھروں میں، اور نہ دکھلاتی پھرو جیسے کہ دکھانا دستور تھا۔ پہلے جہالت کے وقت میں۔

اور انہیں قرآن کریم کا یہ حکم بھی یاد نہیں رہا:

واذا سالتموهن فاسئلوهن من وراء حجاب، ذالك اطهر لقلوبكم وقلوبهن (الاحزاب : ۵۳)	اور جب مانگنے جاؤ بیبیوں سے کچھ کام کی چیز تو مانگ لو پردہ کے پیچھے سے اس میں خوب ستھرائی ہے تمہارے دل کو اور ان کے دل کو۔ (ترجمہ شیخ الہند)

اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی یاد نہیں رہا:

كل عين زانية، وان المرأة اذا استعطرت فمرت بالمجلس فهی كذا وكذا يعنی زانية (رواه الترمذی ولابی داؤد والنسائی نحوه ـــــ مشكوٰة)	ہر آنکھ (جو نامحرم کو دیکھے) زناکار ہے۔ اور عورت جب خوشبو لگا کر مجلس کے پاس سے گذرے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی بدکار

اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ ارشاد بھی یاد نہیں رہا کہ عورتیں رات کے اندھیرے میں فجر کی نماز کے لیے آتی تھیں تو اپنی چادروں میں اس طرح لپٹی ہوئی ہوتی تھیں کہ پہچانی نہیں جاتی تھیں (مشکوٰۃ)

آہ! شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب

جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے شیخ الحدیث حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل جالندھری مدیر جامعہ کے بڑے بھائی اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن استاذ العلماء حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب گذشتہ دنوں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب پاکستان کے اکابر علماء میں سے تھے اور اپنے اسلاف کا کامل نمونہ تھے۔ ہم ان کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مغفرت کے لیے دعا اور پسماندگان کے لیے صبر و جمیل کی دعا کرتے ہیں ـــــ تفصیلی حالات آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمایئے (ادارہ)

غیر مسلم اور کلمہ کا بیج

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی مدظلہ العالی

سوال: آج کل بڑے زور شور سے مرزائیوں نے کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بیج بنوا کر اپنے سینوں پر سجا لئے ہیں اور دکانوں مکانوں پر اس کے بورڈ بنا کر لگا دیئے ہیں۔ کیا شرعاً اس کا کوئی جرم ہے یا نہیں۔ اس کو باقی رکھنا حکومت اور مسلمانوں کو درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا!

الجواب حامداً و مصلیاً و مسلماً

سورہ منافقون کی شروع کی آیات ہیں:-

اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله يعلم انك لرسوله والله يشهد ان المنافقين لكاذبون ۝

(سورۃ المنافقون)

(ترجمہ) جب آپ کے پاس منافق لوگ آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم دل سے گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ بے شک آپ ان کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں کہ بے شک منافق لوگ جھوٹے ہیں۔

اور آگے ہے:-

هم العدو فاحذرهم قاتلهم الله انى يؤفكون ۝

(ترجمہ) یہی لوگ آپ کے دشمن ہیں تو ان سے بچ بچ کر رہیئے، اللہ ان کو غارت کرے کہاں کہاں پھرے جا رہے ہیں۔

اور آگے ہے:-

سواء عليهم استغفرت لهم ام لم تستغفر لهم لن يغفر الله لهم ان الله لا يهدى القوم الفاسقين ۝

ترجمہ: ان پر برابر ہے کہ آپ ان کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں ہرگز نہیں بخشیں گے اللہ تعالیٰ ان کو۔ اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتے۔

آیت ۱ سے معلوم ہوا کہ یہ منافق (اسلام ظاہر کرنے والے غیر مسلم) لوگ ایمان کا کلمہ پڑھنے کہنے میں جھوٹے ہیں، فریبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود اس پر گواہی دیتے ہیں۔

اور آیت ۲ سے معلوم ہوا کہ یہ سب مسلمانوں کے اور اسلام کے دشمن ہیں ان سے بچنا لازم ہے۔ مسلمان ان کا ذرا اعتبار نہ کریں۔

اور آیت ۳ سے معلوم ہو گیا کہ ان کی بخشش ہرگز نہ ہوگی چاہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بخشش کی دعا کریں اور ان کو ہدایت کی بھی توفیق نہ ہوگی۔ لہٰذا:

۱ ان کی یہ سب حرکتیں جھوٹ دغا اور فریب ہیں۔

۲ ان کی یہ انتہائی خطرناک چال ہے، مسلمانوں کو اس طرح دھوکہ دے کر اپنا جھوٹ ان کے دلوں میں پیوست کرتے ہیں تاکہ وہ کافروں، منافقوں کو اس دھوکہ میں آکر مسلمان قرار دے کر ان سے اسلامی برتاؤ رکھیں۔

۳ کافروں سے دلی محبت حرام اور اس محبت کے قریبی ذریعے مکروہ تحریمی اور دور کے ذرائع مکروہ تنزیہی ہیں۔ یہ اس چال سے ان کو حرام یا مکروہات میں مبتلا کرتا ہے۔

۴ کافر کے لئے مغفرت کی دعا حرام، اس کو مسلمان قرار دینا حرام تو اس طرح مسلمانوں کو حرام میں مبتلا کرتا ہے۔

۵ اس چال سے مسلمانوں کے دل سے اپنے کفر کی نفرت کم یا ختم کرا کے ان کو مجرم بنا دیتا ہے۔

۶ عام لوگوں کو اس دھوکہ میں مبتلا کرتا ہے کہ ہم تو کلمہ شریف کو سینے سے لگانے والے ہیں ہم کو غیر مسلم کیسے کہا جا سکتا ہے۔

۷ دھوکہ دے کر علمائے اسلام سے نفرت بلکہ ان کو گالیاں دلواتا ہے کہ جو کلمہ شریف کو سینہ سے لگانے والوں کو غیر مسلم قرار دے وہ کیسا مسلمان ہے۔ اسلام اور مسلمانوں سے بدظن کرتا ہے۔

۸ اس عام شدید اور مسلسل وسیع و دراز تک پروپیگنڈہ کرنے پر حکومت کی توہین کرتا ہے کہ بیرونی وقت جو لوگ سینہ سے کلمہ شریف لگائے

ہفت روزہ ختم نبوت

رہتے دکانوں، مکانوں کے سر پر کلمہ شریف کا تاج بناتے ہیں ان کو غیر مسلم قرار دینا حکومت کا سخت جرم اور کھلی غلطی ہے۔

نمبر ۹ حکومت کی دار وگیر پر حکومت کو ذلیل کرانا ہے کہ شعائر اسلام پر دست درازی کرنے والی ہے۔

نمبر ۱۰ بلکہ سارے عالم کے مسلمانوں کو اس پروپیگنڈہ کی شکل میں کلمہ پر دست درازی کا مجرم بنانا ہے۔

نمبر ۱۱ قرآن مجید سے جب ان لوگوں کے دعوے کا جھوٹا ہونا ثابت ہے تو اب اس قسم کے عام پروپیگنڈہ سے اس کو غلط قرار دینا اور اس کا انکار کرنا ہے۔ آیت کے انکار سے کیا بن جاتا ہے؟ سب جانتے ہیں۔

نمبر ۱۲ قرآن شریف سے جب ان لوگوں کا دشمنِ اسلام ہونا ثابت ہے اس عام پروپیگنڈے سے خود کو مسلمان اور اس کو غلط بتانا ہے جو شدید جرم ہے اور اس کے تسلیم کرنے میں تو ایمان کا خطرہ ہے۔ جس میں سب کو مبتلا کر رہے ہیں۔

نمبر ۱۳ کلمۂ حق کو اس طرح استعمال کرنا اس کے معنی کی تحریف ہے گویا دل میں کفر بھرنے کو کلمہ کا مصداق بتانا ہے اور اسی کو توحید و رسالت حقہ قرار دینا ہے جو ان کے یہاں کیا جا رہا ہے۔ یہ تحریفِ اسلام ہے۔

نمبر ۱۴ قرآن شریف میں غیر مسلم منافق کی بخشش باوجود کسی نبی کی سفارش کے بھی نہ ہونا فرمایا ہے۔ اس طرح پروپیگنڈہ سے اس کو غلط قرار دینا ہے کیونکہ ہر مسلمان کی بخشش کسی نہ کسی وقت ہونی ثابت ہے۔ یہ سخت جھوٹ اور انکارِ حکم ہے۔

نمبر ۱۵ کلمہ شریف شعار اسلام میں سے ہے اس کو باطل کے حق جائز کرنے کے دھوکہ میں استعمال کرنا سخت توہین ہے جو مسلمان سے برداشت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے حکومت کو اس کی روک تھام کرنی ضروری ہے۔ ورنہ یہ بڑے فتنہ و فساد کا سبب ہو جائے گا۔ اس لئے جس جس سے ہو سکے حکومت کو متوجہ کریں اور جو تدبیریں کر سکیں کر لیں۔

نمبر ۱۶ ہر ناجائز چیز شرعاً ایک معنوی غلاظت ہے۔ ان مقدس کلمات کو جھوٹ، دھوکہ، فریب بلکہ کفر میں ملوث کرنا ان کی انتہائی توہین ہے، سخت بے حرمتی ہے، ایسے ہے جیسے مقدس شے پر غلاظت ڈالنا۔

نمبر ۱۷ تمام سادہ لوح مسلمانوں اور خصوصاً نئی نسلوں کو بہت بڑا دھوکہ دیا جا رہا ہے کہ وہ حقیقت معلوم نہ ہونے سے ان کو مسلمان سمجھ کر مسلمانوں کے سے معاملات حقوق آداب کر کے گناہ گار ہوا کریں گے۔

نمبر ۱۸ یہ بڑا سخت خطرناک پروپیگنڈہ اور خاموش الحاد ہے جیسے پہلے زمانوں میں ہوتا تھا اور سخت زہر افشاں ہے۔

نمبر ۱۹ مسلمان کا غیر مسلم وارث نہیں ہو سکتا نہ مسلمان سے غیر مسلم کی شادی ہو سکتی ہے، نہ مسلمان، مرتد غیر مسلم کا ذبیحہ کھا سکتا ہے۔ اقتدائے اسلام کبھی غیر مسلم کو نہیں کر سکتا۔ نماز جنازہ غسل کفن دفن غیر مسلم کا نہیں اور تمام اسلامی حقوق غیر مسلم کے لئے نہیں۔

اس طرح ذہنوں پر اثر ڈال کر سینکڑوں گناہوں اور حراموں کا ذریعہ بنانا ہے۔ ان کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالنا ہے۔

نمبر ۲۰ ہر باطل کو اس طرح جھوٹ فریب سے حق ثابت کرنے کا طریقہ ملک میں ڈالا جا رہا ہے۔ جو ہمیشہ کے لئے فتنہ و فساد کا موجب ہو گا۔ اس طرح اسلامی مملکت کی جڑوں پر کلہاڑی چلائی جا رہی ہے۔ کاش سب لوگ غور کریں

بقیہ: خصائل نبوی

شریفہ کا ترجمہ یہ ہے کہ اس وقت بھی کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت میں سے ایک ایک گواہ کو حاضر کریں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہی دینے کے لیے حاضر کریں گے۔ یہ قیامت کا منظر ہے کہ اس دن ہر نبی کو ان کی امت پر گواہی دینے کے لیے بطور سرکاری گواہ کے لایا جائے گا جس کے حالات محشر کی احادیث میں مفصل موجود ہیں اس صورت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ رونا بہت اور محشر کے سخت حالات کے تصور سے ہو کہ نہایت ہی سخت دن ہو گا اور ہر شخص نفسی نفسی میں مبتلا ہو گا اور ممکن ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ اس آیت شریفہ میں بطور گواہ کے پیش ہونے کا ارشاد ہے تو اس گواہی کی شدت کی وجہ سے خوف ہو گیا ہو۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت جب یہ آیت پڑھی گئی یہ کہا کہ یا اللہ جو لوگ میرے سامنے نہیں ہیں ان پہ کیسے گواہی دوں گا۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ اس گواہی کے سلسلہ میں قیامت کا منظر سامنے آیا اور امت کا فکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر وقت رہتا ہی تھا اس لیے امت کے گناہ گاروں کے حال پر شفقت کی وجہ سے رونے کا غلبہ ہو گیا ان میں سے ہر وجہ ایسی ہے کہ وہ گریہ کا سبب بن سکتی ہے اور ان سب کا مجموعہ اور ان کے علاوہ اور بھی وجوہ ہو سکتی ہیں۔

بقیہ: حضرت ام سلیمؓ

برکت ہوئی اور سب لوگ کھا کر سیر ہو گئے۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۱۰)

حضرت ام سلیمؓ کے فضائل اور مناقب بہت ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں گیا تو مجھ کو آہٹ معلوم ہوتی میں نے کہا کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انسؓ کی والدہ غمیصاء بنت ملحان ہیں۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۴۳)

حضرت ام سلیم رضہ

نام ونسب ، سہلہ یا رملہ نام ، ام سلیم کنیت ، غمیصاء اور رمیصاء لقب ، سلسلۂ نسب یہ ہے ام سلیم بنت ملحان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار ، ماں کا نام ملیکہ (اصابہ ج ۸ ص ۲۴۴) بنت مالک بن عدی بن زید مناۃ تھا ، آبائی سلسلہ سے حضرت ام سلیم سلمیٰ بنت زید کی پوتی تھیں ، سلمیٰ عبدالمطلب جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ تھیں ، اسی بناء پر ام سلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ مشہور ہیں ،

نکاح ، مالک بن نضر سے نکاح ہوا

اسلام ، مدینہ میں اوائل اسلام میں مسلمان ہوئیں مالک چونکہ اپنے آبائی مذہب پر قائم رہنا چاہتے تھے ام سلیم تبدیل مذہب پر اصرار کرتی تھیں اسلئے دونوں میں کشیدگی ہوئی ، اور مالک ناراض ہوکر شام چلے گئے ۔ اور وہیں انتقال کیا ، ابوطلحہ نے جو اسی قبیلہ سے تھے نکاح کا پیغام دیا ، لیکن ام سلیم کو اب بھی وہی عذر تھا ، یعنی ابوطلحہ مشرک تھے ، اس لئے وہ ان سے نکاح نہیں کرسکتی تھیں ، غرض ابوطلحہ رضہ نے کچھ دن غور کرکے اسلام کا اعلان کیا ، اور ام سلیم رضہ کے سامنے آکر کلمہ پڑھا ، حضرت ام سلیم رضہ نے حضرت انس رضہ سے کہا کہ اب تم ان کے ساتھ میرا نکاح کردو (اصابہ بحوالہ ابن سعد) ساتھ ہی مہر معاف کردیا اور کہا میرا مہر اسلام ہے ۔ حضرت انس رضہ کہا کرتے تھے کہ یہ نہایت ہی عجیب وغریب مہر تھا ،

عام حالات ، نکاح کے بعد حضرت ابوطلحہ رضہ نے بیعت عقبہ میں شرکت کی اور چند ماہ کے بعد جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے ۔ حضرت ام سلیم رضہ اپنے صاحبزادے (حضرت انس رضہ) کو لیکر حضور میں آئیں اور کہا "انیس کو آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں یہ میرا بیٹا ہے ، آپ اس کے لئے دعا فرمائیں" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ، (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۵۲ وصحیح بخاری ج ۲ ص ۵۸۱)

اسی زمانہ میں آپ نے مہاجرین وانصار میں مواخاۃ کی ، اور یہ مجمع ان ہی کے مکان میں ہوا (بخاری) غزوات میں حضرت ام سلیم رضہ نے نہایت جوش سے حصہ لیا ۔ صحیح مسلم میں ہے ،

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بام سلیم ونسوۃ من الانصار معہ اذا غزا فیسقین الماء ویداوین الجرحیٰ ،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلیم رضہ اور انصار کی چند عورتوں کو غزوات میں ساتھ رکھتے تھے جو لوگوں کو پانی پلاتیں اور مرہم پٹی کرتی تھیں ،

غزوہ احد میں جب مسلمانوں کے جمے ہوئے قدم اکھڑ گئے ، وہ نہایت مستعدی سے کام کر رہی تھیں ، صحیح بخاری میں حضرت انس رضہ سے منقول ہے کہ "میں نے حضرت عائشہ رضہ اور حضرت ام سلیم رضہ کو دیکھا کہ مشک بھر بھر کر لاتی تھیں ، اور زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں ، مشک خالی ہوجاتی تھی تو پھر جاکر بھر لاتی تھیں ، (صحیح بخاری کتاب المغازی ج ۲ ص ۵۸۱) ۵ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضہ سے نکاح کیا اس موقع پر حضرت ام سلیم رضہ نے ایک لگن میں مالیدہ بناکر حضرت انس رضہ کے ہاتھ بھیجا ، اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنا کہ اس حقیر ہدیہ کو قبول فرمائیں ، (صحیح مسلم ج ۱ ص ۵۵۰)

۷ھ میں خیبر کا واقعہ ہوا ، حضرت ام سلیم رضہ اس میں شریک تھیں ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضہ سے نکاح کیا تو حضرت ام سلیم رضہ ہی نے حضرت صفیہ رضہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سنوارا تھا ، (صحیح البخاری کتاب المغازی ج ۲ ص ۵۸۱)

غزوہ حنین میں وہ ایک خنجر ہاتھ میں لئے تھیں ابوطلحہ رضہ نے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ام سلیم رضہ خنجر لئے ہوئی ہیں ، آپ نے پوچھا کہ کیا کروگی ؟ بولیں "اگر کوئی مشرک قریب آئیگا تو اس سے اس کا پیٹ چاک کردوں گی" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر مسکرا دیئے ، حضرت ام سلیم رضہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے جو لوگ فرار ہوگئے ، ہیں ان کے قتل کا حکم

دیجئے، ارشاد ہوا، خدا نے خود انکا انتظام کر دیا ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۵۵۰)

وفات، حضرت ام سلیمؓ کی وفات کا سال اور مہینہ معلوم نہیں، لیکن قرینہ یہ ہے کہ انہوں نے خلافت راشدہ کے ابتدائی زمانہ میں وفات پائی ہے۔

اولاد، جیسا کہ اوپر معلوم ہوا، انہوں نے دو نکاح کئے تھے، پہلے شوہر سے حضرت انسؓ پیدا ہوئے حضرت ابو طلحہؓ سے دو لڑکے پیدا ہوئے، ابو عمیر اور عبداللہ، ابو عمیر صغر سنی میں فوت ہو گئے، اور عبداللہ سے نسل چلی،

فضل و کمالات۔ حضرت ام سلیمؓ سے حدیثیں مروی ہیں، جن کو حضرت انسؓ ابن عباسؓ، زید بن ثابت، ابو سلمٰی اور عمرو بن عاصم نے ان سے روایت کیا ہے، لوگ ان سے مسائل دریافت کرتے تھے، حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور زید بن ثابتؓ میں ایک مسئلہ میں اختلاف ہوا تو ان بزرگوں نے انہی کا حکم مانا۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۵۴۶) ان کو مسائل پوچھنے میں کچھ عار نہ تھا، ایک دفعہ آنحضرتؐ کی خدمت میں آئیں، اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خدا حق بات سے نہیں شرماتا کیا عورت پر خواب میں غسل واجب ہے؟ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ یہ سوال سن رہی تھیں بیساختہ ہنس پڑیں، کہ تم نے عورتوں کی بڑی فضیحت کی؛ بھلا کہیں عورتوں کو بھی ایسا ہوتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں؛ ورنہ بچے ماں کے ہم شکل کیوں ہوتے ہیں، (ایضاً ص ۱۴۲ ۔ ۳۰۶ (۶۷۷ ج ۶)

اخلاق۔ حضرت ام سلیمؓ میں بڑے بڑے فضائل اخلاق جمع تھے، جوش ایمان کا یہ عالم تھا کہ پہلے شوہر سے صرف اس بنا پر علیحدگی اختیار کی کہ وہ اسلام قبول کرنے پر رضامند نہیں تھے، حضرت ابو طلحہؓ نے نکاح کا پیغام دیا تو صرف اس وجہ سے رد کر دیا کہ وہ مشرک ہیں، اس موقع پر انہوں نے ابو طلحہؓ کو جس خوبی سے اسلام کی دعوت دی وہ سننے کے قابل ہے، مسند احمد میں ہے

قالت یا ابا طلحه! الست تعلم
ان الٰهك الذی تعبد بنت
من الارض قال بلی قالت
افلا تستحی تعبد شجرة (اصابہ بحوالہ مسند ۳۴۲)

حضرت طلحہؓ پر اس تقریر کا اتنا اثر ہوا کہ فوراً مسلمان ہو گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حد درجہ محبت کرتی تھیں، آپؐ اکثر ان کے مکان پر تشریف لے جاتے اور دوپہر کو آرام فرماتے تھے، جب بستر سے اٹھتے تو وہ آپؐ کے پسینے اور ٹوٹے ہوئے بالوں کو ایک شیشی میں جمع کرتی تھیں، (صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۲۹) ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی مشک سے پانی پیا تو وہ اٹھیں اور مشک کا منہ کاٹ کر اپنے پاس رکھ لیا کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک مس ہوا ہے۔ (مسند ج ۶ ص ۳۷۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان سے خاص محبت تھی، صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۴۱ میں ہے

کان النبی صلی اللہ علیه وسلم
لا یدخل علی احد من النساء
الا علی ازواجه الا ام سلیم
فانه یدخل علیها فقیل له فی
ذالك فقال انی ارحمها قتل
اخوها معی،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے علاوہ اور کسی عورت کے یہاں نہیں جاتے تھے، لیکن ام سلیمؓ مستثنیٰ تھیں، لوگوں نے دریافت کیا تو فرمایا، مجھے ان پر رحم آتا ہے، انکے بھائی حرام میرے ساتھ رہ کر شہادت پائی ہے،

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ اکثر اوقات حضرت ام سلیمؓ کے مکان پر تشریف لے جاتے تھے حضرت ام سلیم نہایت صابرا اور مستقل مزاج تھیں ابو عمیر ان کا بہت پیارا اور لاڈلا بیٹا، لیکن جب اس نے انتقال کیا تو نہایت صبر سے کام لیا اور گھر والوں کو منع کیا کہ ابو طلحہؓ کو اس واقعہ کی خبر نہ کریں، رات کو جب ابو طلحہؓ آئے تو انکو کھانا کھلایا اور نہایت اطمینان سے بستر پر لیٹے کچھ رات گذرنے پر ام سلیمؓ نے اس واقعہ کا تذکرہ کیا، بولیں اگر تم کو کوئی شخص عاریۃً ایک چیز دے اور پھر اس کو واپس لینا چاہے تو کیا تم اسکے دینے سے انکار کر دگے؟ ابو طلحہؓ نے کہا کبھی نہیں، کہا تو اب تم کو اپنے بیٹے کیطرف سے صبر کرنا چاہیئے، ابو طلحہؓ یہ سن کر غصہ ہوئے کہ پہلے سے کیوں نہ بتلایا، صبح اٹھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور سارا واقعہ سنایا، آپؐ نے فرمایا خدا نے اس رات تم دونوں کو بڑی برکت دی، (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۴۲)

اسیطرح ایک مرتبہ ابو طلحہؓ آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوکے ہیں کچھ بھیج دو حضرت ام سلیمؓ نے کچھ روٹیاں ایک کپڑے میں لپیٹ کر حضرت انسؓ کو دیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر پیش کر دیں، آپؐ مسجد میں تھے اور صحابہؓ بھی بیٹھے ہوتے تھے۔ حضرت انسؓ کو دیکھ کر فرمایا، ابو طلحہؓ نے تم کو بھیجا ہے؟ بولے جی ہاں، فرمایا کھانے کیلئے؟ کہا ہاں آپؐ تمام صحابہؓ کو لے کر ابو طلحہؓ کے مکان پر تشریف لائے، ابو طلحہؓ گھبرا گئے، اور حضرت ام سلیمؓ سے کہا اب کیا کیا جائے، کھانا نہایت قلیل ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجمع کیساتھ تشریف لائے ہیں، حضرت ام سلیمؓ نے نہایت استقلال سے جواب دیا کہ ان باتوں کو خدا اور رسول زیادہ جانتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اندر آئے تو حضرت ام سلیمؓ نے وہی روٹیاں اور سالن سامنے رکھ دیا، خدا کی شان اس میں بڑی

باقی صفحہ پر

آپ کے مسائل کا جواب

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ترتیب منظور احمد الحسینی

قومی بچت کی اسکیم

______ میاں محمود احمد مسقط

سوال: ایک شخص ہر ماہ مخصوص رقم (مثلاً ۵۰۰ روپے ماہانہ) مسلسل ۵ سال تک بنک یا مرکز قومی بچت میں جمع کراتا ہے اور اس کے بعد بند کردیتا ہے ۵ سال جمع کرانے کے بعد بنک / مرکز بچت اس شخص کو تمام عمر نسل در نسل ہر ماہ باقاعدگی سے وہی مخصوص رقم (مثلاً /۵۰۰ روپے) باقاعدگی سے ادا کرتا ہے اور اس وقت تک ادا کرے گا اور اس وقت تک ادا کرے گا جب تک وہ شخص اپنی جمع شدہ رقم نکلوا نہ لے۔ کیا یہ اسلامی نقطہ نظر سے جائز ہے؟

نوٹ:۔ جمع شدہ رقم پر زکوٰۃ گورنمنٹ کاٹتی ہے زکوٰۃ ادارے کے ذمے ہے۔

جواب:۔ شرعاً یہ سودی اسکیم ہے اور سود حرام ہے۔

سوال: ایک شخص مرکز بچت میں ان شرائط پر رقم جمع کراتا ہے کہ رقم سات سال میں ۱۰۰ روپے کے ۲۶۰ روپے ہو جائیں گے یعنی سات سال بعد مرکز بچت والے ۱۰۰ کے بدلے ۲۶۰ روپے ادا کریں گے زکوٰۃ ان کی ذمہ داری ہے کیا یہ قرآن وسنت میں جائز ہے۔

جواب: یہ بھی وہی اوپر والی صورت ہے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی ذمہ داری بھی غلط۔

سوال: بنک میں جو رقم کھ۔ یا۔ P. نفع ونقصان شراکتی کھاتہ میں جمع ہوتی ہے بنک اس میں سے زکوٰۃ کاٹتا ہے اور ۶/ منافع بھی دیتا ہے۔ کیا یہ قرآن وسنت کی رو سے جائز ہے؟

جواب:۔ حکومت اس کو غیر سودی کہتی ہے مگر ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کس طرح غیر سودی ہے اس لیے ہم اس کو بھی سودی، غلط اور ناجائز سمجھتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

صلوٰۃ التسبیح باجماعت

______ محمد علی کراچی

سوال: سال میں چند بابرکت راتیں آتی ہیں جن میں مساجد کے اندر شب بیداریاں ہوتی ہیں تو ہماری مسجد والے ان راتوں میں صلوٰۃ التسبیح کی جماعت کرتے ہیں اور صلوٰۃ التسبیح کی جماعت میں جو کلمات ادا کئے جاتے ہیں وہ امام صاحب سمیت تمام مقتدی حضرات زور زور سے ادا کرتے ہیں۔

اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا صلوٰۃ التسبیح کی جماعت جائز ہے؟

نفل نمازوں کو زور سے ادا کرنا جائز ہے

اب آپ ان تمام باتوں کو تفصیل سے تحریر کریں اور اس سلسلے میں فتویٰ دیں۔ بشکریہ۔

جواب: فرض نمازوں کے علاوہ صرف تراویح کی جماعت مسنون ہے اور صرف رمضان میں وتر بھی جماعت کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں ان کے علاوہ کسی نفل نماز کے لیے جماعت مشروع نہیں جو حضرات صلوٰۃ التسبیح پڑھنا چاہتے ہیں اپنے طور پر پڑھیں اس کے لیے جماعت کا اہتمام والتزام بدعت اور ناجائز ہے۔ واللہ اعلم۔

تراویح کا مسئلہ

______ شاہد عبداللہ کراچی

تراویح۔ اس بارے میں مفتیان دین وشرع متین کیا فرماتے ہیں؟

تراویح بحوالہ تاریخ یہ کب سے مروج ہوئی بحوالہ حکم اللہ رب العزت وقرآن مجید یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اس بابت تفصیل سے آگاہ کریں۔

جواب: اس کے لئے میرا رسالہ "تراویح کا مسئلہ" دیکھ لیا جائے۔

سوال: ایک صاحب، عشاء کے وقت مسجد میں داخل ہوئے تو عشا کی نماز ختم ہو چکی تھی۔ تراویح شروع تھیں یہ حضرت تراویح میں شامل ہو گئے۔ بعد از تراویح عشا کی فرض نماز مکمل کی آیا اس طرح نماز ہو گئی یا نہیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ قصداً ایسا نہیں کیا بلکہ لاعلمی کی وجہ سے ایسا ہوا

اس بارے میں از راہ کرم آگاہ فرماویں۔

جواب: ان صاحب کی نماز تراویح نہیں ہوئی۔ تراویح کی نماز عشاء کے تابع ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے بعد کی سنتیں کوئی شخص پہلے پڑھ لے تو ان کا لوٹانا ضروری ہوگا۔ مگر تراویح کی قضا نہیں۔

سود کی رقم کا کیا کریں

نعمت اللہ خاں

سوال: میں ایک بنک میں ملازم ہوں۔ میں نے مکان بنانے کے لیے اپنے بنک سے کچھ رقم قرض کے طور پر لی ہے جو بلا سود ہے اور ماہانہ قسطوں کے حساب سے ادا کرتا ہوں۔

اب صورت حال یہ ہے کہ یہ رقم میں نے اپنے بنک اکاؤنٹ میں جمع کرادی اور ضرورت کے مطابق نکال کر استعمال کرتا رہا اس دوران رمضان المبارک کا مہینہ آگیا اور بنک والوں نے اس میں سے زکوٰۃ کاٹ لی۔ آپ کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ اس رقم پر زکوٰۃ لگتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔

سوال: بنک والوں نے مجھے اس رقم پر اس سے دگنا سود دے دیا جو میرا شرح صدر نہیں ہو رہا ہے یعنی دل نہیں مان رہا ہے اور بنک والوں کو کہہ دیا تھا کہ میری رقم پر سود نہ لگائیں لیکن متعلقی دوستوں اور علما کے مشوروں یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ رقم لے کر آپ کسی یتیم خانہ۔ کسی غریب مسکین یا مسجد کی تعمیر میں دے دیں اور ثواب کی نیت نہ کریں۔ اور یہ بھی بتایا کہ بنک کو رقم نہیں چھوڑنا چاہیئے اس سے بنک اور سودی کاروبار کرتے ہیں جو گناہ ہے۔

جواب: یہ رقم بنک سے لے کر کسی محتاج کو دے دیں نہ کار خیر میں خرچ کریں اور نہ ثواب کی نیت کریں۔

باقی ص۱۳ پر

گاہے گاہے باز خواں

کراچی میں پہلی ایشیائی اسلامی کانفرنس ۷۸ء کے موقع پر مجلس کی خدمات

رابطہ عالم اسلامی کے تعاون اور تحریک پر ۲۹، ۳۰ رجب یکم شعبان ۱۳۹۸ھ ۶، ۷، ۸ جولائی ۱۹۷۸ء کو کراچی میں ایشیائی اسلامی کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس کانفرنس میں برا عظم ایشیاء کے ۲۵۰ مندوبین نے شرکت کی۔ اس ایشیائی کانفرنس میں اسلام اور مسلمانوں کے اہم ترین مسائل زیر بحث آئے۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب زید مجدہم نے کانفرنس کے آخری اجلاس میں قادیانی مسئلہ پوری شرح و بسط سے پیش کیا جس سے تمام شرکاء اجلاس متاثر ہوئے اور قادیانیت کی تازہ ترین صورت حال سے سب کو آگاہی ہوئی۔

اس موقع پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور کارکنوں نے عربی اور انگریزی میں ایسے پمفلٹ شائع کئے جن میں قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور خطرناک عزائم کا پردہ چاک کیا گیا اور ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے دنیائے اسلام کو آگاہ کیا۔

ایک پمفلٹ خوبصورت لفافوں میں بند کر کے کارکنوں نے اسلامی کانفرنس کے مندوبین کی خدمت میں پیش کئے۔ حضرت مفتی احمد الرحمٰن کے نعرۂ حق کے نتیجہ میں اسلامی ایشیائی کانفرنس کا آخری اجلاس تو قادیانیت پر بحث کے لئے مخصوص ملا۔ اور کانفرنس نے ایک متفقہ قرارداد اس سلسلے میں منظور کی اس قرارداد میں تمام مسلمان حکومتوں سے سفارش کی گئی کہ وہ اپنے اپنے ممالک میں مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کی ناپاک سرگرمیوں کی فوری روک تھام کریں اور ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں اور ان کو کلیدی عہدوں پر فائز نہ کیا جائے۔

قادیانیوں کے ساتھ تجارتی لین دین نہ کیا جائے اور تمام مسلمان ان کا اقتصادی بائیکاٹ کریں۔ کانفرنس میں قادیانیوں سے متعلق چھ قراردادیں منظور کی گئیں جس میں کہا گیا کہ قادیانیوں کو ملحد اور غیر مسلم قرار دیا جائے۔ ان کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔ ان کے ساتھ باہمی شادیاں نہ کی جائیں۔ تمام مسلمان ادارے تنظیمیں یا انجمنیں اپنے مراکز اسکولوں، یتیم خانوں میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں کیونکہ انکی تمام صلاحیتیں اب بھی سامراج اور صیہونیت کے لئے وقف ہیں۔ قادیانی مسلمانوں کی مخالف طاقتوں اور ان کی پالیسیوں کے زبردست حامی ہیں۔ قادیانیوں نے مختلف زبانوں میں قرآن پاک غلط لٹریچر اور من مانی تاویلات اور تشریحات کی ہیں۔ ان کی ان لغو تشریحات اور غلط تاویلات کو شائع کیا جائے تاکہ مسلمان کا ایمان مضبوط رہ سکے۔

جناب محمد اقبال رنگونی انگلینڈ

آخری قسط

یہ کلمہ دوستی ہے یا کلمہ دشمنی؟

قیام پاکستان کی بھرپور مخالفت کے باوجود بھی جب یہ خطہ اسلامی مملکت بننے لگا تو اس وقت ان لوگوں نے کیا کیا غداریاں کی تھیں اور کس کس طرح پاکستان کو نقصان پہنچانے کی کوششیں کی تھیں۔ وہ ایک الگ داستان عبرت ہے۔ تفصیلات کے لئے دیکھئے (روزنامہ مشرق ۳ فروری ۱۹۶۴ء روزنامہ نوائے وقت ۷ جولائی ۱۹۶۴ء) اور ملت اسلامیہ کا موقف صفحہ ۱۸۱ تا صفحہ ۱۸۳۔

بہر حال مرزا محمود احمد کے بیان سے جہاں دوست محمد شاہد قادیانی اور جناب حنیف رائے کی مندرجہ بالا صداقتوں اور بیانات کا بھانڈا پھوٹتا ہے وہاں اس ننگے قادیانیوں کی پاکستان کی حمایت کی حقیقت بھی عریاں ہو کر سامنے آجاتی ہے اور ان کے خیالات و نظریات بھی روز روشن کی طرح واضح ہو جاتے ہیں۔ کیا ان واضح بیانات کے بعد بھی حنیف رائے صاحب کہہ سکتے ہیں کہ "ہم لوگ یعنی جماعت احمدیہ نے پاکستان کی حمایت کی تھی۔" بینوا توجروا۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو خود ہی اپنے دام میں صیاد آگیا

پاکستان کو گزند پہنچنے کا خطرہ کس سے ہے؟

حنیف رائے صاحب فرماتے ہیں:

"خدشہ ہے کہ اس کے مٹانے اور نوچنے والے کسی مصیبت میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ تکلیف برطرف میرا وہم مجھے تھوڑا اور بھی آگے لے جاتا ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ جس پاکستان میں اللہ کی مساجد سے اس کا کلمہ مٹانے کی کوششیں ہو رہی ہیں خواہ وہ مساجد احمدیوں ہی کی ہوں اگر اس کے باسی اس کلمہ دشمنی پر چپ رہے تو کہیں خدانخواستہ پاکستان ہی کو کوئی گزند نہ پہنچ جائے۔"

رائے صاحب کی اس عبارت کا ایک ایک جملہ بتلا رہا ہے کہ موصوف دھمکی کے لب ولہجہ میں بات کر رہے ہیں اور مسلمانوں کو متنبہ کر رہے ہیں جن کے بل بوتے پر یہ لب ولہجہ اختیار کیا جا رہا ہے۔

دوسری بات یہ کہ موصوف نے اس عبارت میں قادیانیوں کی عبادت گاہ کو مساجد (جو کہ اسلامی اصطلاح ہے) کا نام دیا ہے۔ حکومت پاکستان اس پر توجہ دے کیا یہ اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات کا غلط استعمال نہیں۔ کیا یہ صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی نہیں؟

تیسری بات یہ کہ پاکستان کو گزند پہنچنے کی دو صورتیں ہیں یا تو بیرونی طاقتیں اس پر حملہ آور ہوں اور اسے نقصان پہنچائیں یا اندرونی طور پر کوئی فرقہ یا جماعت پاکستان کو نقصان پہنچانے کی سازش کرے اور غدار بن کر مسلمانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچائے اور انشاء اللہ پاکستان کے تمام مسلمانوں جنھیں ذرا بھر بھی اللہ تعالیٰ شانہٗ کی ذات عالی سے محبت ہے اس کا خوف ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں رہنا قبول ہے۔ آپ کو سید الانبیاء والمرسلین اور خاتم النبیین مانتے ہیں۔ آپ کی شریعت مقدسہ کا خیال ہے اور جنھیں اسلامی سلطنت کی اہمیت کا اندازہ ہے اور پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک اسلامی سلطنت بنانے کا جذبہ موجود ہے۔ ان سے تو ہرگز یہ امید نہیں کہ وہ پاکستان کو نقصان پہنچائے گا! البتہ ان لوگوں سے کوئی بعید نہیں جنھیں نہ خدا کی توحید پیاری ہے نہ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔ جنھیں شریعت پیاری ہے۔ نہ اسلامی نظام منظور ہے نہ پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی سلطنت بننا گوارا ہے۔ وہ یہ حرکت کر سکتے ہیں اور پاکستان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

آئیے ذرا اس سلسلے میں سانحہ سقوط مشرقی پاکستان پر ایک نظر ڈال لیں کہ کس نے غداری کی تھی؟ سانحہ سقوط مشرقی پاکستان کس کی سازشوں

کا نتیجہ تھا؟ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی نے ۱۹ اگست ۸۳ء اور ۴ اکتوبر کے اداریے میں سابقہ مشرقی پاکستان میں پاکستانی فوج کے آخری کمانڈر جناب ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل امیر عبداللہ خان نیازی اور مشرقی پاکستان کے سابق چیف آف اسٹاف ریٹائرڈ بریگیڈیئر باقر صدیقی کے حوالے سے ان لوگوں کی نشاندہی کی ہے اور صاف بتلایا کہ یہ سانحہ قادیانیوں کی سازشوں کے نتیجہ میں پیش آیا۔ نیازی صاحب کے الفاظ کہ "ان تمام لوگوں کے ڈانڈے بڑی طاقتوں کے علاوہ تل ابیب سے بھی ملے ہوئے تھے اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ سقوط مشرقی پاکستان کے سلسلے میں پنڈی سازش اگرتلہ سازش اور ایم ایم احمد پلان کا بھی حوالہ دیا تھا۔" اس پر مدیر ہفت روزہ جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"ایک بات ہم ضرور جانتے ہیں کہ قادیانی امت کے (افراد جو پاکستان کی کلیدی اور اہم ترین آسامیوں پر فائز ہیں) ڈانڈے تل ابیب سے ضرور ملے ہوئے ہیں۔ اس ٹولہ کے اسرائیل کے ساتھ خصوصی روابط قائم ہیں۔ ان کے دفاتر اور مراکز بھی وہاں موجود ہیں۔ اور یہ یہودیوں کے ایجنٹ کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ یہ اسرائیل کے مفادات کا تحفظ بھی کرتے ہیں اور بالکل اسرائیل ہی کی طرح اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں۔"

پھر تھوڑے دنوں کے بعد باقر صدیقی صاحب نے ایک انٹرویو کے دوران بھرائی ہوئی آواز میں کہا کہ: ہمارے حکمرانوں اور ان کے مشیروں اور پاکستان کی تیسری قوت کے دعویدار نے ایم ایم احمد کے اس پلان کو عملی جامہ پہنانے کا تہیہ کر رکھا تھا۔ جانشین حکومت چھوڑے بغیر مشرقی پاکستان سے چھٹکارا حاصل کر لیا جائے یہ پاکستانی قوم کے خلاف ایک سازش تھی۔ اس میں دوسرے بھی شامل تھے اور روزنامہ جنگ مڈ ویک میگزین ۲۸ ستمبر ۸۳ء)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سقوط مشرقی پاکستان قادیانیوں کی ایک بہت بڑی سازش کا نتیجہ ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین بہت پہلے سے یہ کہتے چلے آرہے ہیں کہ قادیانیت ایک خالص سیاسی پارٹی کا نام ہے جو استعماری طاقتوں کے آلہ کار کی حیثیت سے کام کر رہی ہے قادیانی پارٹی کے بانی مرزا غلام احمد بھی اپنے زمانہ میں مسلمانوں کے خلاف انگریز کے لئے جاسوسی کا کام انجام دیتا تھا۔ ہمیں یقین ہے کہ موجودہ لیڈر بھی جاسوسی کا کام انجام دے رہے ہیں۔

حکومت سے ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ قادیانیوں کی غداری میں اب بھی کوئی شک باقی رہ جاتا ہے؟ کیا یہ کھلا ہوا ثبوت نہیں ہے کہ ایم ایم احمد قادیانی نے پاکستان کو دولخت کرنے کا کام سرانجام دیا ہے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت ۱۴ اکتوبر ۸۳ء)

یہ اور اس قسم کے دوسرے شواہد اور قادیانی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کے معاملے میں ان لوگوں کی سوچ نہایت ہی مختلف ہے اور ان لوگوں سے کچھ بعید بھی نہیں کہ پاکستان کو گزند پہنچانے کی کوشش کریں۔ اس لئے ہم بھی آپ سے اپیل کریں گے کہ ہماری ان گذارشات پر ٹھنڈے دل سے سوچیں ــــ اور پھر بتلائیں کہ کون کلمہ دوست ہے اور کون کلمہ کا دشمن؟

ہماری تمام گذارشات کا حاصل یہ ہے کہ کلمہ دشمنی کے مرتکب مسلمان نہیں بلکہ قادیانی ہیں اور اس کے باوجود بھی جو لوگ ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ ان کی طرف داری کرتے ہیں وہ خود سوچیں کہ کس کا رویہ منافقانہ ہے؟ آخر میں رائے صاحب کا ہی ایک جملہ ترمیم کے ساتھ ان کی نذر ہے۔

"غور کیجئے تو ایک طرف آپ کلمہ دوستی کا دعوٰی کرتے ہیں اور دوسری طرف ہمی پاکستان کے غداروں کو سہارا دینے کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اس سے زیادہ منافقت کیا ہوگی۔ یقیناً ہر انصاف پسند اسے کلمہ دوستی کے بجائے کلمہ دشمنی ہی قرار دے گا۔" وما علینا الا البلاغ

بقیہ: آپ کے مسائل

سوال: آپ براہ کرم ذرا وضاحت سے سمجھائیں یہ رقم مجھے لینی چاہئے یا نہیں۔ اور اگر اجازت ہے تو اس کا استعمال کیسے کرنا چاہیے اور اسی میں سے ابھی میں زکوٰۃ کی رقم واپس وصول کر سکتا ہوں؟

جواب: زکوٰۃ کی رقم وصول کر سکتے ہیں باقی سوال کا جواب اوپر آچکا ہے۔

بقیہ: قادیانی استدلال

رضوان المعارف الالٰہیہ، کتاب فروشی فردوسی تہران (س-ن) مجموعہ رسائل قسم مولانا ولایت علی، مطبع فاروقی دہلی (س-ن) ہنٹر۔ ڈبلیو۔ ڈبلیو، ہمارے ہندوستانی مسلمان (ترجمہ)، اقبال اکیڈمی۔ لاہور (۱۹۴۴ء)

بقیہ: نبوت کا جھوٹا دعویدار

آخر کوشش میں ہے کہ کسی طرح اولاد آدم جہنم کا ایندھن بن جائے۔ کافی تعداد میں لوگ اس کے گرد اکٹھے ہوگئے اور بڑی جمعیت فراہم کرلی۔

چنانچہ خلیفہ ابوجعفر منصور نے اس دجالی گروہ کا صفایا کیا اور مختلف معرکوں میں اسحاق مغربی کے لشکر کو شکست ہوتی اور خود اسحاق مغربی واصل جہنم ہوا تب کہیں جاکر امت مسلمہ کو اس فتنہ سے چھٹکارا نصیب ہوا۔

مرزا قادیانی اور شاہ نعمت اللہ ولی

قادیانی استدلال پر ایک نظر

اختر راہی

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۰ء کے اواخر میں "فتح اسلام" تالیف کی اور اس کی اور اس کی اشاعت ۱۸۹۱ء کے آغاز میں لدھیانہ سے ہوئی۔ یہ پہلا رسالہ تھا جس میں مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر کیا اور اپنے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اسی سال کی دو تالیفات "توضیح مرام" اور "ازالہ اوہام" میں اپنے دعویٰ کو بار بار دہرایا۔ "ازالہ اوہام" میں مرزا صاحب نے الہاموں کے ساتھ ساتھ "اعداد جمل" سے اپنی حقانیت ثابت کرنا شروع کی اور باطنی داعیوں کا انداز اختیار کیا۔ وہ لکھتے ہیں:-

"مجھے کشفی طور پر مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی۔ اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے سارے دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں اور اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہٗ نفس اسرار اعداد حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۹۰)

۱۸۹۲ء میں مرزا صاحب نے ایک رسالہ بنام "نشان آسمانی" لکھا۔ اس رسالہ کا مقصد بالفاظ مرزا صاحب یہ تھا کہ:-

ان چند اوراق میں ان بعض اولیاء اور مجاذیب کی شہادتیں درج ہیں۔ جنہوں نے ایک زمانہ دراز اس عاجز سے پہلے اس عاجز کی نسبت خبر دی ہے (نشان آسمانی صفحہ ۱)

مرزا صاحب نے نشان آسمانی میں جن "اولیاء و مجاذیب" کی شہادتیں درج کی ہیں وہ مجہول گلاب شاہ اور معروف شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی ہیں۔ مرزا صاحب نے شاہ نعمت اللہ ولی کے معروف قصیدہ سے استدلال کیا ہے۔

سید نورالدین معروف بہ شاہ نعمت اللہ ولی بن سید میر عبداللہ ۲۲ رجب ۷۳۰ھ / ۱۱ رمئی ۱۳۳۰ء کو قصبہ کوہ بنان کرمان میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کا سلسلہ نسب امام موسیٰ کاظم سے ملتا ہے۔ موصوف ۲۴ سال کی عمر میں مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور امام عبداللہ یافعی کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے تھے۔ ان ہی سے خلافت حاصل کی۔ اپنے شیخ طریقت کی وفات پر مکہ معظمہ سے سمرقند، ہرات اور یزد سے ہوتے ہوئے ماہان (کرمان سے آٹھ فرسخ پر ایک گاؤں) میں مقیم ہوئے اور وہیں ۲۲ رجب ۸۳۴ھ / ۵ اپریل ۱۴۳۱ء کو فوت ہوئے۔ (تفصیلی حالات کیلئے دیکھئے: "احوال و آثار شاہ نعمت اللہ شاہ کرمانی" تالیف مرزا ضیاءالدین بیگ)

شاہ نعمت اللہ ولی فارسی زبان کے کامیاب شاعر اور مؤلف تھے۔ انہوں نے تصوف کے موضوع پر عربی اور فارسی میں بیسیوں تصنیفات یادگار چھوڑی ہیں۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں ان کے رسائل کا مجموعہ "مجمع الاشعار" (الرسائل) ہے جس میں ۱۲۵ رسائل ہیں۔ ان کے ۲۷ رسائل کا مجموعہ "رضوان المعارف الالٰہیہ" کے نام سے طبع ہو چکا ہے۔ جناب احمد نزدی صاحب نے ان کے ۱۴۶ فارسی رسائل کا تعارف کرایا ہے۔ (فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی جلد دوم دو حصے) شاہ صاحب کا دیوان چند بار طبع ہو چکا ہے۔

شاہ نعمت اللہ ولی کا قصیدہ "قدرت کردگاری بینم" بہت معروف ہے اور بارہا طبع ہو چکا ہے۔ مرزا صاحب نے اس قصیدے کے بعض اشعار کی تاویل و تشریح کرتے ہوئے اسے اپنے دعوے کے حق میں استعمال کیا ہے۔ مگر انہوں نے قصیدے کے بارے میں جو اطلاعات دیں، درست نہیں ہیں۔

مرزا صاحب نے قصیدہ "الاربعین فی

احوال المہدیین " کے آخر سے نقل کیا ہے۔ یہ کتابچہ مستجلیں منشی محمد جعفر تھانیسری مرحوم سے ملا تھا۔ (تائید آسمانی صفحہ ۵۰) "الاربعین فی احوال المہدیین" ۱۲۲۸ھ میں کلکتہ سے طبع ہوا تھا اور ایک عرصے سے نایاب ہے۔ چوہدری محمد حسین ایم اے نے مرزا صاحب کی تالیف "نشان آسمانی" کا جائزہ لیتے ہوئے لکھا تھا۔

کیا حضرات مرزائیہ یہ رسالہ دکھا
کر مسلمانوں کو ممنونِ احسان کریں گے
تاکہ مرزا صاحب کی (قصیدے کی)
نقل اور اس اصل کا مقابلہ ہو سکے۔

(کاشف مغالطہ قادیانی فی رونشان آسمانی صفحہ ۴۴)

"الاربعین فی احوال المہدیین" کو شاہ اسمٰعیل شہیدؒ (م ۱۲۴۶ھ) کی تالیف قرار دیا جا رہا ہے دوست محمد شاہد صاحب اور پیام شاہجہان پوری صاحب نے "الاربعین" کے ساتھ چھپے ہوئے قصیدے کے عکس دیئے ہیں (ماہنامہ الفرقان ربوہ جنوری ۱۹۷۲ء حیات اسمٰعیل شہید پیام جہانپوری) دونوں حضرات کا دعویٰ ہے کہ "الاربعین" صرف ایک بار ۱۲۶۸ھ میں مصری گنج کلکتہ سے طبع ہوئی ہے۔ مگر ان کے دیئے ہوئے عکس ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

الاربعین فی احوال المہدیین "۔۔۔ کیا واقعی شاہ اسمٰعیل شہید" (م ۱۲۴۶ھ) کی تالیف ہے؟ اس سوال کا حتمی جواب اس وقت تک نہیں دیا جا سکتا جب تک اصل نسخہ پیش نظر نہ ہو۔ تاہم شاہ اسمٰعیلؒ کے سوانح نگاروں ۔۔۔ مرزا حیرت دہلوی اور مولانا غلام رسول مہرؔ نے "الاربعین" نام کی کسی کتاب کو ان کی تالیف قرار نہیں دیا۔ البتہ اسی نام کی ایک تالیف مولانا ولایت علی صادقپوری (م ۱۲۶۹ھ) کے شجاعت قلم میں سے ہے جو رسائل تسعہ (مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی) میں موجود ہے۔

"الاربعین" کے آخر میں طبع شدہ قصیدہ (شاہ نعمت اللہ ولی) میں کئی اغلاط موجود ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ناشر نے اپنی طرف سے قصیدہ شامل کر دیا تھا اور تحقیق کی زحمت گوارا نہ کرتے ہوئے شاہ نعمت اللہ ولی کا تعارف لکھا۔ شاہ نعمت اللہ ولی کا تعارف ان الفاظ میں کیا گیا ہے:۔

نعمت اللہ ولی کہ مرد صاحب باطن واز اولیاء کامل در ہندوستان مشہور اند وطن اوشاں در اطراف دہلی است۔ زمانہ شاں پانصد وشصت ہجری ز دیوانِ اوشاں معلوم می شود۔ کے (عکس قصیدہ مطبوعہ الاربعین مشمولہ الفرقان ربوہ جنوری ۱۹۷۲ء) اسی اندراج کے حوالے سے مرزا صاحب نے لکھا ہے۔

واضح ہو کہ نعمت اللہ ولی رہنے والے دہلی کے نواح کے اور ہندوستان کے اولیائے کاملین میں سے مشہور ہیں۔ ان کا زمانہ پانسو ساٹھ ہجری ان کے دیوان کے حوالے سے بتلایا گیا ہے۔ (نشان آسمانی صفحہ ۲۲)

جناب دوست محمد شاہد صاحب (مؤرخ احمدیت) نے مرزا صاحب کے بیان کو درست ثابت کرنے کی خاطر لکھا ہے کہ اس قصیدے کا انتساب شاہ نعمت اللہ کرمانی کی طرف کرنا غلط ہے۔ (الفرقان ربوہ جنوری ۱۹۷۲ء صفحہ ۱۲(۱))

دوست محمد شاہد کا یہی مضمون معمولی رد و بدل کے ساتھ مشہور و معروف پیشگوئیاں حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کے ٹائیٹل سے طبع ہوا البتہ بطورِ مؤلف قمر اسلام پوری کا نام درج ہے۔ لاہور مکتبہ پاکستان صفحہ ۴۲)

The poem is not to be found at all in lithographed edition. (A Literary History of Persia Vol III p ۴۶۸)

حالانکہ یہ قصیدہ دیوان شاہ نعمت اللہ ولی کے اکثر خطی نسخوں میں موجود ہے۔ نسخہ خطی مکتوبہ ۸۳۲ھ (کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد) میں بھی یہ قصیدہ موجود ہے جو شاہ صاحب کی زندگی میں لکھا گیا تھا پروفیسر براؤن نے اسے شاہ نعمت اللہ ولی کا قصیدہ قرار دیا ہے۔

When I visited the saint's shrine I took the trouble to obtain from one of the dervishes a copy of the poem from the oldest trustworthy manuscript in their possession. (A Literary History of Persia Vol ۳ page ۴۶۵)

رضا قلی خان نے مجمع الفصحا (تالیف ۱۲۸۴ھ) میں شاہ نعمت اللہ ولی کے حالات میں اس قصیدے کے ۲۳ اشعار نقل کئے ہیں جن میں معمولی اختلاف پایا جاتا ہے۔ دیوان شاہ نعمت اللہ ولی کے مطبوعہ (ایران) ایڈیشن میں بھی یہ قصیدہ موجود ہے۔ یہ امر قابل غور ہے کہ "شاہ نعمت اللہ دہلوی" نام کے کسی شاعر کا دیوان نہیں ملتا۔ بعض اہل قلم نے یہ قصیدہ "شاہ نعمت اللہ ہانسوی" کی طرف منسوب کیا ہے جو درست نہیں۔

شاہ نعمت اللہ ولی کے مذکور قصیدے کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف خطی اور مطبوعہ نسخوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر قصیدے میں ایک شعر یہ ہے۔

عین و را دال چوں گذشت از سال
بوالعجب ۲۴۳ کاروبار می بینم

(A Literary History of Persia Vol III P 405)

بابیوں نے "ظہور باب" کی تصدیق کے لئے "عین و را دال" کو "غین و را دال" بنا رکھا ہے۔ ایک نسخہ میں یہ حروف "عین زا دال" ہیں (نسخہ خواجہ عبدالغنی بحوالہ کاشف مغالطہ قادیانی ص ۳۴) مجمع الفصحاء میں عین و دال" ہیں۔ (مجمع الفصحاء ج ۲ ص ۹)

یہی شعر مرزا صاحب نے اپنے ماخذ کے حوالے سے کسی غور و فکر کے بغیر یوں نقل کیا ہے:

غین ورے سال چوں گذشت از سال
بوالعجب کاروبار می بینم

(نشان آسمانی ص ۲۳)

"سال چوں گذشت از سال" بے معنی ہے۔ کتابت کی غلطی سے "دال" کی جگہ "سال" ہو گیا ہے مگر مرزا صاحب نے اس بے معنی مصرعے سے نتائج اخذ کرتے ہیں۔ نیز حرف "را" کو "رے" لکھنا بھی کاتب کی غلطی ہے مگر مرزا صاحب کی "پنجابیت" نے اسے بھی سند جواز بخش دی

ایک دوسرا شعر یہ ہے:

میم حامیم دال می خوانم
نام آں نامدار می بینم

(A Literary History of Persia Vol III P 467)

مرزا صاحب کے ہاں "میم حامیم دال" کی جگہ "اح م د ر ن" (نشان آسمانی ص ۲۸) ہے۔ قصیدے کے مختلف نسخوں میں اشعار کی تعداد کم و بیش ہے۔ نیز اگر ایک نسخے میں کوئی شعر دوسرا ہے تو دوسرے نسخے میں وہی پانچواں ہو سکتا ہے۔ تشریح و تعبیر میں ہر شارح نے اپنی کہانی مکمل کرنے کی خاطر اشعار کو آگے پیچھے کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی۔

جہاں تک تعبیر و تاویل کا تعلق ہے۔ یہ بھی وقت کے ساتھ ساتھ بدلتی رہتی ہے۔ مرزا صاحب نے "اپنے عظیم الشان مجدد" ہونے کے لئے اسے استعمال کیا ہے۔ (دیکھئے نشان آسمانی ص ۲۳) تو منشی محمد جعفر تھانیسری مرحوم نے اس کا مصداق سید احمد شہید بریلوی رح کو قرار دیا ہے۔

شاہ نعمت اللہ ولی کے نام سے دو مزید قصیدے معروف و متداول ہیں ان میں سے ایک کا پہلا شعر یہ ہے۔

پارینہ قصہ شویم از تازہ ہند گویم
افتاد قرن دویم کے افتاد از زمانہ

دوسرا قصیدہ "راست گویم بادشاہ ہے در جہاں پیدا شود" سے شروع ہوتا ہے۔ ان قصائد میں داخلی شہادتیں موجود ہیں جو ان کے وضعی و جعلی ہونے پر دال ہیں مگر برصغیر کے سادہ دل اور خوش عقیدہ لوگ وقتاً فوقتاً انہیں شائع کرتے رہتے ہیں۔ جعلی قصائد اور ان کی تشریح و توضیح کے لئے ملاحظہ ہوں:

• حبیب اللہ شاہ، حقیقت قیام پاکستان بتوثیق بشارت • سرور نظامی، پیش گوئی حضرت نعمت اللہ شاہ ولی • سعید بن وحید الہامی پیشین گوئیاں • عبدالصبور طارق سید، حضرت شاہ نعمت اللہ کی ساڑھے آٹھ سو سال پیش گوئیاں • قمر اسلام پوری، مشہور معروف پیش گوئیاں حضرت نعمت اللہ ولی • ہنٹر ڈبلیو۔ ڈبلیو، ہمارے ہندوستان (ترجمہ)

کتابیات

ابوالحسن علی ندوی، قادیانیت، ادارہ نشریات اسلام لاہور (۱۹۶۰ء) احمد منزوی، فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی جلد دوم، مؤسسہ جغل منطقہ ای. تہران (۱۳۴۹ش) براؤن ای جی - ملاحظہ A literary history of persia Vol III، کیمبرج یونیورسٹی پریس کیمبرج (۱۹۵۰ء) بشارت احمد ڈاکٹر، مجدد اعظم جلد اول، انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور (۱۹۳۹ء) پیام شاہ جہانپوری، حیات شاہ اسمٰعیل شہید، لاہور حبیب اللہ شاہ، حقیقت قیام پاکستان بتوثیق بشارت، دین دار انجمن حزب اللہ کراچی (س۔ن) دوست محمد شاہد، حضرت نعمت اللہ ولی اور ان کا اصل قصیدہ، مشمولہ ماہنامہ "الفرقان" (ربوہ) بابت جنوری ۱۹۷۲ء، رضا قلی خان مجمع الفصحاء، جلد دوم، مؤسسہ چاپ و انتشارات امیر کبیر تہران (۱۳۴۰ش) سرور نظامی ایچ ایم، پیش گوئی حضرت نعمت اللہ ولی، دار العلوم درویشیہ، کوٹ ریانوالہ (س۔ن) سعید بن وحید الہامی پیش گوئیاں، دین دار انجمن کراچی (۱۹۶۸ء) ضیاء الدین بیگ مرزا، احوال و آثار حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی، مؤلف کراچی (۱۹۵۵ء) عبدالصبور طارق سید، حضرت شاہ نعمت اللہ کی ساڑھے آٹھ سو سال پیش گوئیاں، مشمولہ "روزنامہ جنگ" (راولپنڈی) بابت ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۱ء غلام احمد قادیانی، نشان آسمانی الشرکۃ الاسلامیہ - ربوہ (۱۹۵۶ء) قمر اسلام پوری، مشہور و معروف پیشگوئیاں حضرت نعمت اللہ ولی، مکتبہ پاکستان لاہور (۱۹۷۲ء) محمد جعفر تھانیسری منشی، تائید آسمانی در رد نشان آسمانی اختر ہند پریس لال بازار امرتسر (۱۸۹۲ء) محمد حسین چوہدری، کاشف مغالطہ قادیانی، گلزار ہند پریس لاہور (۱۹۲۱ء) نعمت اللہ ولی کرمانی شاہ، دیوان شاہ نعمت اللہ ولی، کتاب فروشی محمد حسن علمی تہران (۱۳۳۶ھ) ولایت علی صادق پوری

عیسائیت کیا ہے؟

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی میں ہر سال سالانہ تعطیلات کے موقع پر تقابل ادیان پر ایک کورس کرایا جاتا ہے۔ امسال بھی ۱۵ شعبان تا ۲۰ رمضان ۱۴۰۵ھ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ تقریباً ایک سو تیس علماء کرام باقاعدہ اس کورس میں شریک ہوئے مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر ناظم تبلیغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے علاوہ حضرت مولانا عبدالستار تونسوی، حضرت علامہ مولانا خالد محمود صاحب، حضرت مولانا محمد امین صاحب صفدر اکاڑہ اور دیگر علمائے کرام پڑھانے کے لئے تشریف لائے۔ عیسائیت کے موضوع پر حضرت علامہ خالد محمود صاحب کا درس افادیت کے پیش نظر قارئین ختم نبوت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

کسی قوم کا تعارف اور تردید دو علیحدہ علیحدہ موضوع ہیں، تردید میں پھر پہلے تنقیح موضوع اور پھر اسکی تردید یا تائید کے دلائل چاہئیں۔

یہودیت

یہودیوں کی تاریخ کا آغاز مصر میں ان کے دور غلامی سے ہوتا ہے۔ یہ حضرت عیسیٰؑ سے تقریباً تیرہ سو سال پہلے (۱۳۰۰ ق م) کا دور ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے انہیں اس غلامی سے نجات دلائی۔ پھر وہ صحرائے سینا میں بھٹکتے رہے۔ یہ قوم عمالقہ سے جہاد نہ کرنے کی سزا تھی۔ پھر یہ فلسطین آباد ہوئے۔ حضرت عیسیٰؑ سے تقریباً ایک سو سال پہلے رومیوں نے فلسطین پر قبضہ کر کے پھر ان کو غلام بنا لیا۔ یہودی شدت سے منتظر تھے کہ کوئی نبی انہیں رومیوں کی غلامی سے نجات دلائے۔

یہودیوں کی صفات

انگریزی میں یہودی سے مراد وہ شخص لیا گیا ہے جو دھوکے باز ہو (CHIAT) یہ اسی طرح ہے جس طرح فارسی لغت میں ہندو کے معنی چور کے ہیں۔ یہود کی بے راہ روی کی تاریخ سونے کے اکٹھا کرنے انہیں پکڑنے میں جمع کرنے اور سامری جادوگر سے شروع ہوئی۔ سورہ البقرہ کا مرکزی موضوع اسی قوم کا عروج و زوال ہے۔ ہم مسلمانوں کو سب سے پہلے اس طرف متوجہ کیا گیا کہ پہلے ہم اس قوم کو سمجھیں (J.H.PROCTOR) اپنی کتاب اسلام میں لکھتا ہے کہ یہودیوں کے نزدیک سونا سب قوتوں کا سرچشمہ ہے۔ دنیا کے تمام اقتصادی وسائل اور مالی امور ان کی توجہ کا مرکز بنے رہتے ہیں۔ ان کے عقیدے میں غیر یہودی کو دھوکہ دینا جائز ہے۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ جلد جوئی میں بہت مشتاق تھے۔ ان کے تین قبائل بنو نضیر، بنو قریظہ اور بنو قینقاع مدینہ کے مضافات میں آباد تھے۔

یہودی حضرت عیسیٰ کی نگاہ میں

"اے اندھے رہبرو! مچھر کو تم چھانتے ہو لیکن اونٹ نگل جاتے ہو (انجیل متی باب ۲۳ آیت نمبر ۲۴) اوپر سے تم راست باز دکھائی دیتے ہو۔ لیکن اندر سے تم مکاری اور بدمعاشی سے بھرے ہوئے ہو۔ (حوالہ مذکور آیت ۲۸) تم اپنے اوپر گواہی دیتے ہو کہ تم نبیوں کے قاتلوں کی اولاد ہو۔ (آیت ۳۱) اے اژدہو اور سانپوں کی نسل! تم دوزخ کے عذاب سے کیسے بچ سکتے ہو۔ آیت ۳۳ حوالہ مذکور۔

یہودیوں کا عقیدہ نجات

شریعت کی پابندی کو ضروری کہتے تھے۔ حرام و حلال کی پابندی کے قائل تھے۔ عیسائیوں کی طرح یہ نہ کہتے تھے کہ شریعت کی پابندی ایک مصیبت ہے۔ ہاں ان میں سال میں ایک بار ایک دن آتا تھا جس میں یہ کل ندرے KOL NIDDRE عبادت کرتے تھے۔ یہ ان کے ہاں یوم کفارہ تھا۔ یہ وہ اس لئے کرتے تھے کہ خدا انہیں توڑی گئی قسمیں معاف کر دے۔ یہ ان YOM-KIP-PER کہلاتا۔ عاشورا کا روزہ فرض جانتے تھے۔ حلال گوشت ان کے ہاں کوشر میٹ کہلاتا ہے۔

کو حرام سمجھتے ہیں۔

یہود اور کتاب مقدس

بائبل کا پہلا حصہ پرانا عہد نامہ کہلاتا ہے یہ دور موسوی سے متعلق ہے۔ دوسرا حصہ چھوٹا ہے اور نیا عہدنامہ کہلاتا ہے۔ دور عیسوی سے متعلق ہونے عہدنامے کو یہ انجیل بھی کہہ دیتے تھے۔ پرانے عہدنامے کی پہلی پانچ کتابیں (۱) پیدائش GENESIS (۲) خروج EXODUS (۳) گنتی NUMBER (۴) احبار LEVITICUS (۵) استثناء DEUTERONOMY حضرت موسیٰ کی تصنیف بتائی جاتی ہیں اور انہیں تورات بھی کہہ دیتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ نے بھی صحائف موسیٰ کا ذکر کیا ہے (پال کا خط رومیوں کے نام باب۱ آیت ۵)

تورات کے محرف ہونیکے دلائل

۱۔ کتاب استثناء کے باب ۳۴ کی آیت ۵ سے ۸ تک پڑھیں۔ حضرت موسیٰ کی عمر ۱۲۰ سال بتائی گئی ہے اور ان کا مدفن وادی موآب بتایا گیا ہے۔

۲۔ کتاب پیدائش باب ۶ آیت ۳ میں ہے کہ سیلاب نوح کے بعد سے انسانوں کی عمریں ۱۲۰ سال تک ہوا کریں گی۔ پھر اس کتاب میں باب ۱۱ میں آیت ۱۰ سے ۳۲ تک دیکھئے حضرت نوح علیہ السلام کے دس وارثوں کی عمریں ۱۴۸ سال سے ۶۰۰ سال تک بیان کی گئی ہیں۔

۳۔ حضرت اسمٰعیل کی پیدائش کے وقت حضرت ابراہیم کی عمر ۸۶ سال کی تھی۔ حضرت اسحٰق کی پیدائش کے وقت ۱۰۰ سال کی۔ حضرت اسمٰعیل ۱۴ سال تک اپنے باپ کے اکلوتے بیٹے رہے۔ پھر کوئی اکلوتا نہ تھا لیکن موجودہ تورات میں حضرت اسحٰق کو اکلوتا بیٹا کہا گیا ہے۔ پیدائش ۲۱:۵، ۲:۱۶ ۱۹۷۸ء میں رچرڈ سائمن نے پرانے عہدنامے کی تاریخ پر تنقید کی ہے۔ اس میں زمان و مکان کی مشکلات واقعات کے اعادے اور مختلف حصوں کے انداز بیان میں فرق پر دلائل مہیا کئے ہیں۔ فرانس کے بادشاہ لوئی چہاردہم کے ڈاکٹر جین آسٹرک نے بھی ان کتابوں پر سخت تنقید کی ہے۔

یہودیوں کے ہاں نبوت کا تصور

۱۔ پیش گوئی کرنا ایک فن تھا جس کے لئے سموئیل SAMUEL نبی نے اسکول کھولے تھے گویا نبوت ایک پیشہ ہے فن ہے جو سیکھا جاسکتا ہے۔ موجودہ انجیل سے اس کی تصدیق ہوتی ہے دیکھئے اعمال باب ۲۱ آیت ۹ "اس کی چار کنواری بیٹیاں تھیں جو نبوت کرتی تھیں۔" ان کے ہاں نبیوں کو SEER بھی کہا جاتا رہا ہے۔ (کتاب سام حصہ اول باب ۹ آیت ۹ دیکھئے)

یہودی کیلنڈر

دنیا کی پیدائش سے شروع ہوتا ہے۔ ۱۹۸۵ء میں ان کا سال ۵۷۴۶ ہے۔ حضرت آدم سے حضرت ابراہیم تک ۲۱۲۳ سال بنتے ہیں۔ حضرت ابراہیم سے حضرت عیسیٰ تک ۱۸ صدیاں بنتی ہیں۔ ویٹی کن کونسل (VETICAN) کے فیصلے سے یہودی حضرت عیسیٰ کے قتل سے بری قرار دیئے گئے ہیں۔

عیسائیت کا تعارف

عیسائیت اپنے آپ کو یہودیت کی وارث بتلاتی ہے اور تورات کو انجیل کی بنیاد قرار دیتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسرائیل میں مبعوث ہوئے اور انہی کی رہنمائی ان کے ذمہ تھی۔ انجیل متی باب ۱۰ آیت ۵، باب ۱۵ آیت ۲۴، قرآن کریم نے بھی انہیں رسولاً الی بنی اسرائیل بتایا ہے۔ انہوں نے تورات کو کلیۃً منسوخ نہیں کیا بعض احکام تبدیل کئے۔ قرآن کریم میں حضرت مسیح کی زبانی ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم منقول ہے۔ سو عیسائیت دین تورات سے کلیۃً فارغ نہیں یہی وجہ ہے کہ عیسائی دونوں کتابوں کو یکجا رکھتے ہیں اور پرانے عہدنامے نئے عہدنامے دونوں کے مجموعے کو کتاب مقدس کہتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ کی پیدائش

یہودی فلسطین میں ایک مسیحا کے منتظر تھے۔ جو انہیں رومیوں کی غلامی سے چھڑائے۔ حضرت عیسیٰ کب پیدا ہوئے؟ اس وقت اس واقعہ کی کوئی اہمیت نہ تھی۔ رومیوں کا غلبہ تھا۔ عیسوی کیلنڈر (جو حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے شروع ہوتا بتلایا گیا ہے) روم میں سولہویں صدی کے آخر میں رائج ہوا اور وہیں سے دوسری یورپین اقوام نے اسے اختیار کیا۔ حضرت عیسیٰ کے سال پیدائش کو پوپ گریگری GREGORY نے اندازے سے تعین کیا ہے جو موجودہ عیسوی کیلنڈر سے تقریباً چار سال پہلے ہوئی۔ یہودیوں کو فلسطین میں آباد ہوئے تقریباً سات صدیاں گذری تھیں کہ دوسرے ملکوں نے فلسطین پر دستبرد شروع کردی۔ بابل کے بادشاہ نے فلسطین پر حملہ کیا اور ان کی بڑی تعداد کو غلام بنا کر بابل لے گیا۔ ستر سال کے قریب یہ لوگ ان مصائب میں رہے۔ حضرت عیسیٰ سے تقریباً چار سو سال پہلے سکندر اعظم نے فلسطین کو فتح کیا اور بہت سے لوگوں کو اسکندریہ لے گیا۔ اس کے تین سو سال بعد رومی فلسطین پر چھا گئے۔ اس وقت یہودی قوم کسی مسیحا کی منتظر تھی۔ بیرونی قوتوں کے اختلاط سے فلسطین کے مذہبی عقائد عجیب وغریب مخلوط بن چکے تھے۔ نوفلاطونیت نے رومیوں یونانیوں اور مشرق وسطیٰ کے دیگر دینی تصورات سے ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالی اور حضرت عیسیٰ نے جب الٰہی پیغام پیش کیا تو وہ لوگ ان کے خلاف ڈٹ گئے اور ان پر ایک سخت مقدمہ

بنایا گیا۔ دنیا نے ان کے عجیب و غریب معجزے دیکھے مسیحا کے لفظی معنی ہیں جس کے سر پر عزت و اکرام سے تیل ڈالا گیا ہو۔ اُس وقت خدائی اور تاج لازم و ملزوم سمجھے جاتے تھے۔ رومی بادشاہ اگسٹس کو خدا مانا گیا تھا۔

اناجیل اربعہ

ان میں تین انجیلوں کو ہم خیال SYNOPTIC کہا جاتا ہے۔ انجیل یوحنا ذرا مختلف ہے۔ انجیل متی پہلی انجیل ہے۔ متی بار بار پرانے عہدنامے کا حوالہ دیتا ہے۔ اس کا واضح رجحان حضرت عیسیٰ کے پیغام کو اپنے یہودی اسلاف سے جوڑنے کا ہے۔ یہ متی حضرت مسیح کے بارہ حواریوں میں سے نہ تھا۔ اگرچہ اسے بھی آپ کا شاگرد کہا گیا ہے۔ اس نے انجیل مرقس اور لوقا سے بھی استفادہ کیا ہے مرقس تابعی تھا۔ لوقا بھی تابعی تھا۔ غیر یہودی تھا۔ یونانی الاصل تھا۔ اس کی انجیل حضرت مسیح کے تقریباً ایک سو سال بعد لکھی گئی۔ اس میں حضرت عیسیٰ کا آسمانوں پر اٹھایا جانا ایسٹر کے دن لکھا اور پھر رسولوں کے اعمال میں اسے ایسٹر کے چالیس دن بعد کا واقعہ بتلایا گیا ہے۔

انجیل متی میں حضرت عیسیٰ سے حضرت داؤد تک ۲۸ پشتیں بتلائی گئی ہیں اور انجیل لوقا باب ۳ آیت ۲۳ تا ۳۱ میں یہ ۴۳ پشتیں بتائی گئی ہیں اور نام بھی بیشتر مختلف ہیں۔

عیسائی مذہب موجودہ شکل میں کب ترتیب دیا گیا

حضرت عیسیٰ کے آسمانوں پر جانے کے تقریباً ایک سو سال بعد پولوس PAUL نے اللہ کے نام سے یہ مذہب ترتیب دیا۔ اور الوہیت مسیح اور ابنیت مسیح اور تثلیث فی التوحید کے عقیدے وضع کئے گئے۔

رفع مسیح کے عقیدے میں تین قوموں کا اختلاف

یہودی اور عیسائی دونوں ان کے مصلوب ہونے اور مرنے کے قائل ہیں۔ یہود اسے لعنت کی موت کہتے ہیں۔ اور عیسائی اسے کفارہ کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک گناہ کی مزدوری موت ہے جو مسیح کی موت کی شکل میں واقع ہوئی اور ان کی قوم گناہوں کو دھو گئی۔ مسلمانوں کے عقیدے میں گناہوں کا ازالہ (۱) توبہ (۲) نیکیوں کی کثرت (۳) شفاعت پیغمبر اور (۴) اللہ تعالیٰ کے عفو عام سے ہوتا ہے۔ شفاعت پیغمبر میں گناہگاروں کے گناہ گرتے ہیں مگر کسی بے گناہ کے کندھے پر نہیں آتے۔ عقیدہ کفارہ میں وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لادے گئے ہیں اور وہ اپنے سب معتقدوں کی طرف سے مصلوب ہوئے۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ نہ مصلوب ہوئے نہ مرے بلکہ زندہ بجسدہ العنصری آسمانوں پر اٹھائے گئے۔ ان کے ایک ساتھی پر (جو دراصل غدار ہو چکا تھا) ان کی شبیہہ اتاری گئی اور وہ شخص ان کی بجائے سولی لگا۔

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ سولی تو چڑھائے گئے لیکن سولی پر مرے نہیں۔ وہ ابھی زندہ تھے مگر ان کو مردہ سمجھ کر سولی سے اتار لیا گیا۔ یہ ہفتہ کی رات تھی اور تورات کے مطابق یہ منع تھا کہ کسی مجرم کی لاش اسی رات سولی پر لٹکی رہے۔ اسی جلدی میں انہیں صلیب سے اتار لیا گیا۔ اور زخم سے آرام پانے کے بعد وہ کشمیر چلے آئے اور وہیں ان کی قبر ہے۔ یہ قادیانیوں کا موقف ہے۔

بقیہ: نبوت کا جھوٹا دعویدار

ظلی ہے اور بروزی ہے۔ شاید اسی بات کے پیش نظر مسیلمہ پنجاب مرزا قادیانی نے ظلی بروزی کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

اسحاق مغربی کہنے لگا کہ جب فرشتوں نے مجھے کہا کہ آپ کو ظلی نبوت دی گئی ہے تو میں نے صاف کہا کہ میرے لئے نبوت کے اعلان کے بعد طرح طرح کی مشکلات، و مصائب پیش آئیں گی اور میرے پاس کوئی معجزہ بھی تو نہیں ہے لوگ میری نبوت کا انکار کریں گے۔ تو فرشتوں نے دیکھو تم مادر زاد گونگے تھے تم کو خدا نے نہ صرف قوت گویائی سے نوازا بلکہ فصاحت و بلاغت بھی عطا کی۔ وہ اب بھی لوگوں کے دل تمہاری جانب پھیر دے گا۔ بلکہ شجر حجر بھی گواہی دیں گے۔ لیکن میں نے صاف کہہ دیا کہ مجھے کوئی ایسا معجزہ دیا جائے جو لوگوں کیلئے اطمینان کا باعث بن جائے۔ تو فرشتوں نے کہا اچھا تم کو نازل شدہ آسمانی کتابوں کا علم دیا جاتا ہے۔ پھر فرشتوں نے مجھ سے قرآن پڑھوایا، تورات، انجیل، زبور اور دیگر آسمانی صحیفے مجھے یاد کرائے گئے۔

چنانچہ تمام علوم سے میرا سینہ منور کیا گیا اور مختلف زبانیں اور کئی طرح کے رسم الخط مجھے بتلائے گئے۔ چنانچہ اس کے بعد فرشتوں نے مجھے حکم دیا قُمْ فَاَنْذِرِ النَّاسَ یہ کہہ کر فرشتے تو چلے گئے اور میں عبادت میں مشغول ہو گیا۔ اب میں اعلان کرتا ہوں کہ جو خدا پر اور محمدؐ پر اور مجھ پر ایمان لایا دین و دنیا دونوں میں کامیاب و کامران ہوا اور جس نے انکار کیا وہ جہنم کا مستحق ٹھہرا۔ اس اعلان کے بعد ہزاروں لوگ مرتد ہو گئے اور ایمان کا سودا اس چال بازسے کر بیٹھے۔ علمائے حقہ نے کافی سمجھایا کہ کذاب و دجال ہے تمہارے ایمان کا ڈاکو ہے لیکن شیطان بھی

باقی صفحہ ۱۳ پر

نبوت کا ایک جھوٹا دعویدار

مولٰنا سید منظور احمد شاہ آسی مانسہرہ

اسحاق مغربی۔ یہ شمالی افریقہ کے کسی حصے کا رہنے والا تھا ۳۲۵ ہجری میں نبوت کا دعویٰ کیا یہ بڑا مکار، دغاباز اور مستقل مزاج تھا۔ پہلے توراۃ انجیل، زبور اور ساتھ ساتھ دینی علوم پر عبور حاصل کرلیا۔ پھر دنیا کی مختلف زبانوں اور رسم الخط پر دسترس حاصل کی۔ اور کچھ شعبدہ بازیاں بھی اس نے سیکھ لیں۔ پھر مغرب سے ہجرت کرکے اور دور دراز کا سفر کاٹ کرکے اصفہان پہنچا۔ اور اپنے آپ کو گونگا ظاہر کیا چونکہ اصفہان میں اسکا کوئی آشنا نہ تھا۔ لوگوں نے یقین کرلیا کہ واقعی یہ مادر زاد گونگا ہے۔ اصفہان میں آکر اس نے ایک عربی مدرسہ میں قیام کیا۔ اور سب سے الگ ایک کوٹھڑی میں پورے دس سال گذارے۔ اتنی طویل مدت میں کسی کو پتہ نہ چل سکا کہ آیا یہ فی الواقعہ گونگا ہے یا خود بولنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اور اپنے آپ کو جاہل مطلق، اور بے وقوف اشاروں اور کنایوں کے ذریعے ظاہر کرتا رہا۔ اسی بنا پر یہ اخرس یعنی گونگے کے لقب سے مشہور ہوگیا۔ ہر ایک شخص سے اشاروں، کنایوں میں شناسائی پیدا کرنیکی کوشش کرتا۔ اسحاق مغربی۔ نے نہایت رازداری سے ایک ایسا پوڈر تیار کیا جس کو اگر چہرے پر مل دیا جاتا تو چہرے پر ایسی چمک دمک اور حسن و خوبصورتی پیدا ہوجاتی کہ دیکھنے والا تاب نہ لاسکتا۔ اور دو خاص شمعیں بھی اس نے بنائیں۔ جن سے خاص قسم کی روشنی ظاہر ہوتی۔ ایک رات اسحاق مغربی۔ نے اپنا تیار کردہ وہ پوڈر چہرے پر مل کر وہ دونوں شمعیں جلائی اور خود سامنے بیٹھ گیا اور پھر زور زور سے چیخنا شروع کیا اور مدرسہ کے تمام طلباء اور مدرسین جاگ اٹھے اور اسحاق نے نماز کی نیت باندھ لی خوش الحانی اور ترتیل سے قرآن پاک کی تلاوت شروع کی اور بلند آواز سے پڑھنے لگا کہ طلباء، علماء اور قراء دنگ رہ گئے کہ مادر زاد گونگا کس روانی، اور خوش الحانی سے قرآن پڑھ رہا ہے۔ اور پھر اس کا چہرہ جو خاص پوڈر کی وجہ سے ایسا چمکدار ہے کہ دیکھنے والی آنکھیں خیرہ ہوجاتیں شدہ شدہ جب یہ خبر صدر مدرس کے پاس پہنچی تو مخبوط الحواس ہوگیا چونکہ صدر مدرس علم و عمل کے ساتھ نہایت سادہ لوح قسم کا آدمی تھا ایسے عیار لوگوں کے داؤ پیچ سے واقف نہ تھا وہ اسحاق مغربی کا معتقد ہوگیا۔ پھر فوراً اس عجیب واقعہ کا مشاہدہ کرانے کے لئے صدر مدرس صاحب قاضی شہر کیجانب روانہ ہوتے۔ شہر کا دروازہ تو رات کو بند تھا یہ کسی نہ کسی طرح شہر میں داخل ہوگئے۔ قاضی شہر کے پاس پہنچے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ قاضی صاحب نے بھی دور اندیشی اور عقل سے کام نہ لیا اور آنے والوں کو لیکر فوراً وزیر اعظم کے محل پر جا پہنچے۔ وزیر باتدبیر نے سارا قصہ سن کر کہا رات کا وقت ہے آرام کریں دن کو غور کرینگے کہ اس مقدس ہستی کی عظمت شان کی کیسی پزیرائی کیجاتے۔ غرض ادھر یہ بات ہورہی تھی اور ادھر جو بھی یہ واقعہ سنتا، باوجود شب کی تاریکی کے اسحاق مغربی کی دید کیلئے چلا آتا۔ شہر کے چند برگزیدہ آدمی اسحاق کی ملاقات کیلئے دروازہ پر پہنچے دروازہ اندر سے مقفل تھا قاضی شہر نے آواز دی کہ حضور ذرا اپنے جمال جہاں آرا کیلئے ہمیں بھی رونق بخشیں۔ بصد خوشامد دروازہ کھولا تو قاضی شہر نے نہایت عقیدت سے عرض کی کہ حضرت ہم تو اس عجیب و غریب واقعہ پر حیران ہیں ذرا اس خلاف عادت واقعہ سے پردہ تو اٹھایئے۔ اس وقت اسحاق مغربی نے کہا کہ آج سے چالیس روز قبل ہی کچھ علامات اور پراسرار سی باتیں ظاہر ہونے لگیں اور تمام علوم کا القاء حکم خداوندی سے میرے دل پر کیا گیا۔ یہاں تک کہ آج رات کو دو فرشتے حوض کوثر کا پانی لیکر میرے پاس آتے اور مجھے غسل کرایا اور بعد ازاں یا نبی اللہ کے لقب سے پکارا۔ میں شش و پنج میں پڑ گیا۔ دوسرے فرشتے نے کہا یا نبی اللہ افتح فاک بسم اللہ الاز لی اور میں اسی کلام کا ورد کرتا رہا اور پھر ایک سفید چیز میرے منہ میں ڈالدی جو شہد سے میٹھی، عطر سے زیادہ خوشبودار تھی، اور برف سے زیادہ ٹھنڈی تھی بس اسکا منہ میں ڈالنا تھا کہ میں نے کلمہ شہادت پڑھا اور فرشتوں نے مجھے کہا کہ تم بھی خدا کے نبی و رسول ہو میں حیران و پریشان ہوا کہ نبوت تو تاجدار مدینہ پر ختم ہوگئی ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے لیکن فرشتوں نے دوبارہ کہا کہ تم کو مبعوث کیا گیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مستقل تھی اور تمہاری نبوت

(باقی صفحہ پر)

ختم نبوت زندہ باد

مریدکے میں قادیانی کے خلاف مقدمہ درج کرنیکا حکم

مریدکے (ختم نبوت رپورٹ) لاہور ہائیکورٹ کے مسٹر اعجاز نثار نے حکیم محمد صدیق تاثر کی شکایت پر تھانہ مریدکے کے ایس ایچ او کو ایک مقامی قادیانی رشید احمد زرگر کے خلاف دفعہ ۲۹۸سی کے تحت مقدمہ درج کرنے کا حکم صادر کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ قادیانی نے خود کو مسلمان ظاہر کرکے رمضان المبارک میں افطار پارٹی دی تھی۔ حکیم محمد صدیق تاثر نے جب تھانہ مریدکے رجوع کیا تو تھانیداروں نے ٹال مٹول سے کام لیا جس پر انہوں نے ہائی کورٹ میں رٹ دائر کردی

مسلمانوں کو مرتد بنانے کا نیا قادیانی منصوبہ

بڑی تعداد میں قادیانی لڑکیاں مسلمانوں کو دی جا رہی ہیں

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے مسلمانوں کو خبردار کردیا

باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے ایک نئے منصوبے کی منظوری دی ہے جس کے تحت بڑی تعداد میں قادیانی لڑکیاں مسلمانوں کے ساتھ شادی رچانے کیلئے تیار کی گئی ہیں تاکہ مسلمانوں کو اس کے ذریعہ سے مرتد بنایا جاسکے قادیانیوں کا یہ ہتھکنڈا بہت پرانا ہے "نوکری اور چھوکری" کے ذریعہ اب تک بہت سے مسلمانوں کو قادیانی بنایا جاچکا ہے حالانکہ قادیانیوں کے دوسرے سربراہ آنجہانی مرزا محمود کا حکم ہے کہ "لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر قادیانی کو نہ دو" لیکن یہ حکم اس وقت منسوخ ہوجاتا ہے جب "تبلیغی مقصد" کارفرما ہوتا ہے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے اپنے ایک اعلامیہ میں مسلمانوں کو خبردار کیا ہے کہ قادیانیوں کی اس چال سے ہوشیار رہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قادیانیوں کو یہ ہدایت بھی دی گئی ہے کہ اپنی لڑکیاں مسلم نوجوانوں کو دیتے وقت پہلے تو قادیانی بنانے کی کوشش کریں۔ اگر وہ اس پر راضی نہ ہو تو پھر یہ کوشش کی جائے کہ اپنے اپنے عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے پہلے تو مسلمانوں کے مولوی سے نکاح پڑھائیں اور پھر قادیانی "مربی" دوسری بار قادیانی طرز پر نکاح پڑھائے اگر اس میں بھی ناکامی ہو تو پھر قادیانی لڑکیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کی مساجد میں جاکر پہلے کسی مولوی کے ہاتھ پر مسلمان بن جائیں اور پھر مسلمان کے گھر مسلمانوں کے طرز پر نکاح کرلیں۔ مجلس نے اپنے اعلامیہ میں مزید کہا کہ ہمارے مشاہدہ میں یہ بات پہلے بھی آئی ہے کہ بعض واقعات اس طرح پائے گئے کہ قادیانی لڑکی مسلمان گھروں میں آنے کے بعد ایک عرصے تک تو خاموشی سے گزار دیتی ہے اور جب گھر میں بچے پیدا ہوجاتے ہیں تو پھر شوہر سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ یا تو قادیانی بن جاؤ بصورت دیگر لڑکی بچوں کو لیکر اپنے قادیانی والدین کے گھر چلی جاتی ہے بیچارہ مسلمان شوہر بچوں کی وجہ سے قادیانی ہوجاتا ہے یا پھر عدالت کیطرف رجوع کرتا ہے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے اعلامیہ میں مزید بتایا گیا ہے کہ حال ہی میں کراچی، ملتان میں ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں کہ قادیانیوں نے اپنی لڑکیاں مسلمانوں میں دی ہیں۔ جب اس سلسلے میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی سے رابطہ قائم کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ باطل نے ہمیشہ "نوکری اور چھوکری" کو اپنی تعداد بڑھانے کے لیے بطور ہتھیار استعمال کیا اور یہی ان کے باطل ہونے کی دلیل ہے انہوں نے مزید کہا کہ قادیانیوں کو رشتہ دینا، ان سے رشتہ لینا، ان سے تعلقات رکھنا، ان کی شادی غمی میں شریک ہونا، ان کے گھر کھانا کھانا قطعی حرام ہے

حضرت مولانا قاری فضل ربی کو صدمہ

مانسہرہ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے ممتاز رہنما حضرت مولانا قاری فضل ربی صاحب کے جواں سال بیٹے محمد عبداللہ ۲۹ رمضان کو اپنے چند دوستوں کے ہمراہ وادی کاغان کو سوزوکی پر سوار جارہے تھے کہ "پرونہ" کے قریب سوزوکی حادثہ کا شکار ہوگئی اور موڑ کاٹتے ہوئے دریا میں جاگری۔ اس حادثہ میں چار آدمی ہلاک ہوگئے، ہلاک ہونے والوں میں صرف ایک لاش مل سکی دیگر لاشیں دستیاب نہیں ہوسکیں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل رمضان میں دو حادثے اسی سڑک پر ہوچکے ہیں جن میں دس آدمی ہلاک

باقی اگلے صفحے پر

ربوہ میں لاؤڈ اسپیکر کی اجازت دینے پر احتجاج

(نمائندہ ختم نبوت) ربوہ۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے رہنماؤں مولانا خدا بخش صاحب اور قاری شبیر احمد عثمانی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں قادیانیوں کو عید الفطر کے موقع پر لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دینے پر حکومت کے اس اقدام پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور کہا کہ یہ صدارتی آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ ان حضرات نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس قسم کے اجتماعات پر قادیانیوں کو لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی ہرگز اجازت نہ دی جائے۔ اس سے مسلمانوں کے جذبات سخت مجروح ہوتے ہیں اور صدارتی آرڈیننس کی بھی توہین ہوتی ہے۔

بقیہ :۔ صدمہ

ہو گئے تھے۔ بدقسمتی سے قاری صاحب کے بیٹے محمد عبداللہ بھی اپنی سوزوکی لیکر کاغان جا رہے تھے کہ حادثہ کا شکار ہو گئے۔ علاقہ بالاکوٹ کے باشندوں اور مانسہرہ کے احباب نے بہت تگ و دو کی لیکن ان کی لاشیں نہیں مل سکیں

سانحہ سکھر کے مرزائی مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے

ساہیوال کیس کا فیصلہ جلد از جلد سنایا جائے

چیچہ وطنی (نمائندہ ختم نبوت) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے جنرل سیکرٹری نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ سانحہ سکھر کے ذمہ دار مرزائیوں کا مقدمہ ملٹری کورٹ میں چلا کر مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے اور ساہیوال کیس کا فیصلہ جلد از جلد سنایا جائے۔ وہ جمعۃ الوداع کے موقع پر مدرسہ تجوید القرآن چیچہ وطنی میں خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی آرڈیننس کو سختی سے نافذ کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔ انہوں نے نائجیریا سے شائع ہونے والے ایک قادیانی انگریزی ہفت روزہ "دی ٹروتھ" کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس میں اسلام اور موجودہ حکومت بالخصوص صدر مملکت کے بارے میں نہایت اشتعال انگیز مواد اور مضامین شائع ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ انسپکٹر شاہ جی کے کل پرزے قادیانیوں کو آرڈیننس کی خلاف ورزی پر کارروائی سے گریز اور ٹال مٹول کر رہے ہیں۔ قادیانی اپنی عبادت گاہ کو بطور مسجد استعمال کر رہے ہیں اور اپنے سینوں پر بیج سجا رہے ہیں جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ قادیانیوں کی ایسی اشتعال انگیز سرگرمیوں سے مسلمانوں میں اشتعال کا پیدا ہونا فطری امر ہے۔ انہوں نے متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ چیچہ وطنی بلاک نمبر ۱۱ میں قادیانی عبادت گاہ سے فوری طور پر کلمہ طیبہ کو ہٹایا جائے جسکو انہوں نے حال ہی میں لگایا ہے۔ انہوں نے احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ ساہیوال میں سیل شدہ قادیانی عبادت گاہ پر پولیس پہرے کے باوجود مرزائی غنڈے آذان دینے اور مغرب پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں ان کے خلاف فوری کارروائی کی جائے

بقیہ : قادیانی

محمد انور محمد خلیل سعید فاروقی شاہ عبدالستار عبدالمالک حاجی تاج محمد فیروز چوہدری محمد طفیل حاجی سیف اللہ حاجی شاہ محمد نصیر الدین ساغر زئی محمد عارف عبدالستار محمد اسماعیل سید عبدالباری حافظ حیات اللہ عبدالحلیم زرین سیکرٹری وحدت اسلامی عبدالودود اسماعیل زئی۔ عبداللہ حیدر زئی محمد رضا محمد اسلم عنایت اللہ خان بازئی حاجی عبدالمنان بڑیچ محمد عظیم بڑیچ عبدالمنان اور دیگر معززین شامل ہیں۔

قادیانی ٹیچر کو ربوہ میں دوبارہ تقرر نہ کیا جائے

مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے رہنماؤں کا مطالبہ

جامع مسجد رحمانیہ مجلس تحفظ ختم نبوت ریلوے اسٹیشن ربوہ کے انچارج قاری شبیر احمد عثمانی نے بتایا ہے کہ گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی اسکول ربوہ میں قادیانی ٹیچروں نے گڑبڑ شروع کر دی ہے۔ قاری صاحب نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے حکام بالا سے مطالبہ کیا ہے کہ شر پسند قادیانی ٹیچروں کا فوری طور پر تبادلہ کیا جائے۔ قاری شبیر احمد عثمانی نے حکام بالا کو ایک مراسلہ روانہ کیا ہے جس میں آپ نے مطالبہ کیا ہے کہ گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی اسکول ربوہ سے ایک قادیانی ٹیچر رشید اسلم کا تبادلہ کر دیا گیا ہے کیونکہ وہ سکول میں نیز قادیانی کارروائیاں کرتا تھا جس میں قادیانیت کی تبلیغ سرفہرست ہے، اس کے علاوہ مسلم سٹاف اور مسلم طلبہ کو گالیاں دیتا تھا بعض نامعلوم وجوہات کی بنا پر اس کا تبادلہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ ربوہ میں اس کی دوبارہ تقرری امن و امان کی صورتحال کیلئے خطرناک ہو سکتی ہے۔ حکام بالا سے اپیل ہے کہ وہ اس بات کا فوری نوٹس لیں اور ربوہ ہائی اسکول میں اس کی دوبارہ تقرری نہ کی جائے۔

بقیہ :۔ مولانا حمادی

قانون پسندی کا یہ عالم ہے کہ ۲۹ مئی ۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نہتے مسلمان طلبہ پر مسلح حملے کے مولانا نے سوال کیا کہ کیا اسی کا نام قانون پسند شہری اور تشدد سے اجتناب ہے۔

مولانا حمادی نے قادیانیوں کے اس دعوٰی کو بھی رد کر دیا جس میں کہا گیا تھا کہ سکھر کے عام شہریوں نے کوئی بھی حصہ نہیں لیا۔ انہوں نے کہا سکھر کے تمام مسلمانوں نے اس دن اتحاد و یکجہتی کا بھرپور مظاہرہ کیا اور اس کے رد عمل میں سکھر کے علاوہ سندھ کے دوسرے شہروں میں بھی تین دن ہڑتال رہی۔

قادیانیوں کی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ مٹایا جائے

علماء آئمہ اور عمائدین شہر کا مطالبہ

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اجلاس میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا

کوئٹہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام گذشتہ روز یہاں مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام، دینی جماعتوں کے رہنماؤں، مساجد کے خطیبوں، وکلاء، عمائدین شہر، کاروباری تنظیموں کے عہدیداروں، اور معززین شہر کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا جس کی صدارت مولانا منیر الدین نے کی اس موقع پر قادیانیوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ ان کی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ مٹایا جائے۔ اجلاس میں ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی جس میں کہا گیا کہ قادیانی اسلامی اصلاحات اور شعائر اسلامی کو آلہ کار اور فریب کے طور پر استعمال کرتے ہیں قادیانیوں کی عبادت گاہیں دراصل کفر و ارتداد کے مراکز الحاد، فتنہ اور بے دینی کے اڈے ہیں اس لئے ان جگہوں پر کلمہ طیبہ لکھنا کلمہ کی توہین ہے۔ انہوں نے کہا عقیدہ ختم نبوت کے لئے عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اجلاس میں جن اہم شخصیات نے شرکت کی ان میں مولانا عبدالواحد خطیب مسجد قندھاری۔ مولانا قاری انوار الحق خطیب جامع مسجد مرکزی۔ مولانا محمد ادریس فاروقی جامع مسجد اہل حدیث۔ علامہ شیخ یعقوب علی توسلی امیر تحریک فقہ جعفریہ بلوچستان، خان عبدالمجید خان تحریک اسلامی۔ مولانا اللہ داد خیر خواہ ناظم مجلس عمل ختم نبوت، شیخ الحدیث مولانا نور محمد مولانا قاری غلام نبی مولانا غلام سرور مولانا عبیداللہ مولانا عبدالرحمٰن مولانا عبدالرشید ہزاروی مولانا احسان اللہ شیرانی نذیر احمد تونسوی مولانا محمد نعیم ترین سکندر خان عیسیٰ خیل ایڈووکیٹ کونسلر سردار صفدر زمان۔

(باقی صفحہ ۳۲ پر)

سکھر منزل گاہ مسجد میں

بم پھینکنے والے اصل مجرم قادیانی ہیں

قادیانی ناظر امور عامہ کا بیان جھوٹ کا پلندہ ہے : مولانا احمد حمادی

ٹنڈو آدم (نمائندہ ختم نبوت) سکھر منزل مسجد میں بم کا دھماکہ کرنے والے اصل مجرم قادیانی ہیں اور اب وہ گرفتار ہو چکے ہیں۔ پولیس نے بعض ایسے ریکارڈ پر بھی قبضہ کر لیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی اس دھماکہ میں ملوث ہیں۔ یہ بات مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے رہنما جناب مولانا احمد حمادی نے اپنے ایک بیان میں بتائی۔ واضح رہے کہ گزشتہ دنوں رمضان المبارک کے آغاز پر سکھر منزل گاہ مسجد قادیانیوں نے بم گرائے تھے جس سے دو مسلمان شہید اور بارہ مسلمان زخمی ہو گئے تھے۔ ہمارے نمائندے نے جب مولانا حمادی کی توجہ قادیانیوں کے ایک "ماہنامہ انصار اللہ" میں شائع ہونے والی ناظر امور عامہ کی پریس ریلیز کی طرف دلائی جس میں کہا گیا تھا کہ "منزل گاہ مسجد میں ہونے والے بم کے دھماکہ کا احمدیوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں" تو مولانا حمادی نے کہا کہ جھوٹ کا پلندہ ہے مولانا حمادی نے مزید بتایا کہ قادیانی گروہ دہشت گردوں کا ایک ٹولہ جو مذہب کے لبادہ میں غنڈہ گردی، قتل، خون ریزی کرتا رہا ہے مولانا حمادی نے قادیانیوں کے اس موقف کو درست تسلیم کرنے سے انکار کیا جس میں کہا گیا کہ قانون شکنی اور تشدد سے اجتناب جماعت کے دینی نظریات کا حصہ ہیں۔ مولانا حمادی نے کہا کہ قادیانی پارٹی کی پوری تاریخ تشدد اور خون خرابہ سے بھری پڑی ہے حتیٰ کہ مرزا محمود کے دور میں خود قادیانیوں کو جوان کے مخالف تھے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی

باقی صفحہ ۲۲ پر

ربوہ میں

وزیر اعظم محمد خان جونیجو

کا

شاندار استقبال

ربوہ (نامہ نگار ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے سینکڑوں کارکنوں نے مولانا اللہ وسایا مولانا احمد یار صاحب چاریاری قاری شبیر احمد عثمانی قاری محمد اسماعیل صاحب قاری عبدالہادی صاحب کی قیادت میں لبہ اڈہ پر وزیر اعظم محمد خان صاحب جونیجو کا پُرزور نعروں سے استقبال کیا جس وقت ان کی گاڑی اڈہ پر پہنچی تو نعرہ تکبیر اللہ اکبر۔ تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد۔ پاکستان زندہ باد، مرزائیت مردہ باد سے فضا گونج اٹھی۔ استقبال کرنے والے کارکنوں اور رہنماؤں نے بینر اٹھا رکھے تھے جن پر آل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مطالبات درج تھے۔

(باقی صفحہ ۳۲ پر)

سرحد کے غیور مسلمان قادیانیوں کو مٹا کر رکھ دیں گے

پشاور کے علماء کے نام مولانا فضل الرحمٰن کا پیغام

کالعدم جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن نے مولانا ڈاکٹر فدا حسین، مولانا فضل الحق نور صاحب اور مولانا قاری فیاض الرحمٰن علوی کے نام ایک پیغام میں کہا کہ ملک میں قادیانیوں کے متعلق صدارتی آرڈیننس کی موجودگی کے باوجود قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی دہشت گردی اور جارحیت سے اس بات کو تقویت ملی ہے کہ موجودہ حکمران طبقہ اپنے ہی نافذ کردہ قوانین پر عمل کرانے میں ناکام ہو چکا ہے اگر حکومت میں تھوڑی سی اہمیت بھی ہوتی تو آج مبلغ ختم نبوت مولانا اسلم قریشی کے اغواء کا معمہ حل ہو چکا ہوتا، شہدائے ختم نبوت ساہیوال کے مجرم کیفر کردار کو پہنچ چکے ہوتے، مرزائیوں کا سربراہ قتل و غارت کی سازشوں کا سرغنہ مرزا طاہر لندن میں فرار کی بجائے عدالت کے کٹہرے میں اپنے جرائم کی سزا کا منتظر ہوتا۔ سکھر کی جامع مسجد میں نمازیوں پر بم سے حملہ اور آپ کو قتل اور بموں سے اڑانے کی دھمکیاں بھی موجودہ حکمرانوں کے لیے ایک چیلنج ہے۔ انہوں نے وفاقی شرعی عدالت میں مرزائیوں کی دائر کردہ رٹ زیر سماعت تھی جہاں اسلام میں حکومت کے مقرر کردہ وکیل جناب ریاض الحسن گیلانی پر مرزائی غنڈوں نے قاتلانہ حملہ کیا تھا اور آج تک حکومت اپنے نمائندہ پر حملہ آور قادیانیوں کو گرفتار نہ کر سکی، انہوں نے مزید کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں آپ کی جرأت پر مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ سامراجی قوتوں کے ایجنٹ قادیانی غیر مسلموں کی دھمکیوں کے باوجود آپ کی قیادت میں شمع رسالت کے پروانوں نے جو احتجاج کیا اور جلوس نکالا وہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانان پشاور کی عقیدت و محبت کا ثبوت ہے اللہ تعالیٰ اسے ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائے۔ مولانا نے اپنے اپنے پیغام میں کہا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر قادیانی غیر مسلموں کی طرف سے آپ کو کوئی نقصان پہنچا تو وہ دن مرزائیت کی موت کا دن ہو گا اور سرحد کے غیور مسلمان سامراج کی اس خود کاشتہ ذریت کو سرزمین سرحد سے مٹا کر رکھ دیں گے ہماری جماعت کے کارکن، رفقاء اور تمام مسلمان آپ کے ساتھ ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو

مجلس کی مرکزی مجلس شوریٰ اور عمومی نے حضرت مولانا خان محمد کو

امیر اور حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن کو نائب امیر منتخب کر لیا

ملتان (ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ اور مرکزی مجلس عمومی کا ایک اہم اجلاس مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان میں امیر مرکزیہ مرشد العلماء حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس نے متفقہ طور پر حضرت شیخ مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کو مرکزی امیر اور حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن کو نائب امیر چن لیا۔ جبکہ دوسرے عہدہ داروں کیلئے حضرت امیر کو اختیار دیا گیا حضرت امیر مدظلہ نے مولانا عبدالرحیم اشعر کو ناظم تبلیغ اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کو ناظم نشر و اشاعت اور جناب صوفی بشیر احمد صاحب کو خازن مقرر کیا گیا مجلس شوریٰ حسب سابق وہی ہو گی۔ البتہ اس میں قطب الاقطاب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز استاد الخطاط حضرت مولانا سید نفیس رقم صاحب، حضرت مولانا احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم اور فیصل آباد سے طارق محمود کو مرکزی مجلس شوریٰ کا رکن نامزد کیا گیا۔ اس موقع پر امیر مرکزیہ نے ملک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ رات کو بعد نماز عشاء مسجد ختم نبوت میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی (تفصیلی کارروائی آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

بقیہ : استقبال،

1 : ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھا جائے۔

2 : مولانا اسلم قریشی کیس میں مرزا طاہر احمد کو انٹرپول کے ذریعہ پاکستان بلا کر شامل تفتیش کیا جائے۔

3 : مرزا طاہر کو ملک دشمنی کی بناء پر عبرتناک سزا دی جائے۔

4 : ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرو۔

5 : صدارتی آرڈیننس پر مکمل عمل درآمد کرایا جائے۔

6 : قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے۔

ٹنڈو غلام علی میں

مولانا نذیر احمد بلوچ

کا خطاب

مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد ڈویژن کے مبلغ مولانا نذیر احمد بلوچ مجاہد ختم نبوت محمد یعقوب ہزاروی کی دعوت پر جماعتی پروگرام کے سلسلے ٹنڈو غلام علی تشریف لے گئے اور قبل از جمعہ جامع مسجد دارالعلوم ٹنڈو غلام علی میں خطاب کیا۔ مولانا نذیر نے اپنی تقریر میں سکھر منزل گاہ مسجد کا واقعہ بیان کیا لوگوں کی آنکھوں میں آنسو تھے مولانا نے مطالبہ کیا کہ منزل گاہ مسجد سکھر کے واقعہ میں ملوث تمام قادیانیوں کو عبرتناک سزا دی جائے اور مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کرنے والوں کو معہ مرزا طاہر قادیانی گرفتار کیا جائے۔

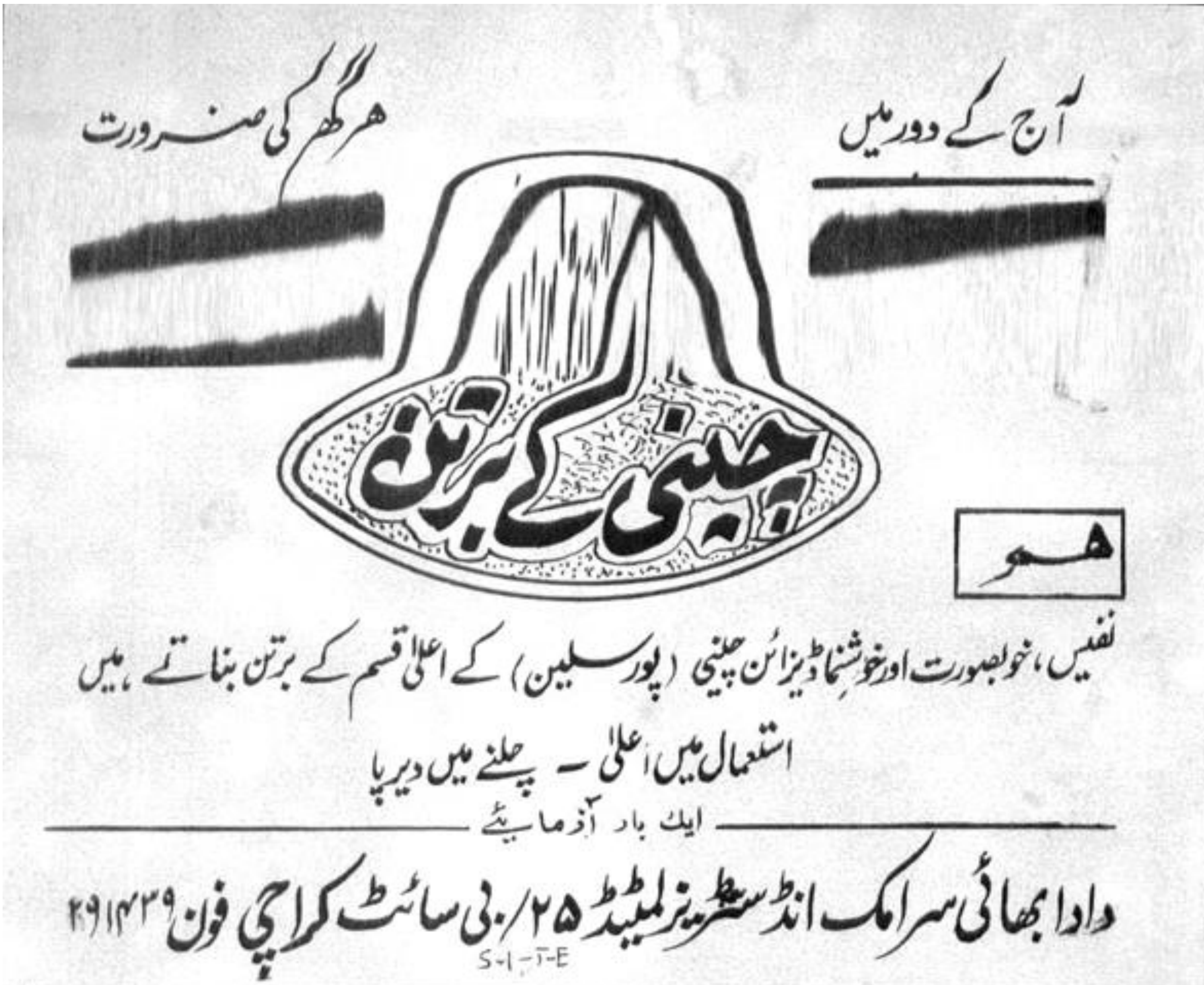
آج کے دور میں
ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
ہم
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
استعمال میں اعلیٰ ـ چلنے میں دیرپا
ایک بار آزمایئے
دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۳۹
S-I-T-E

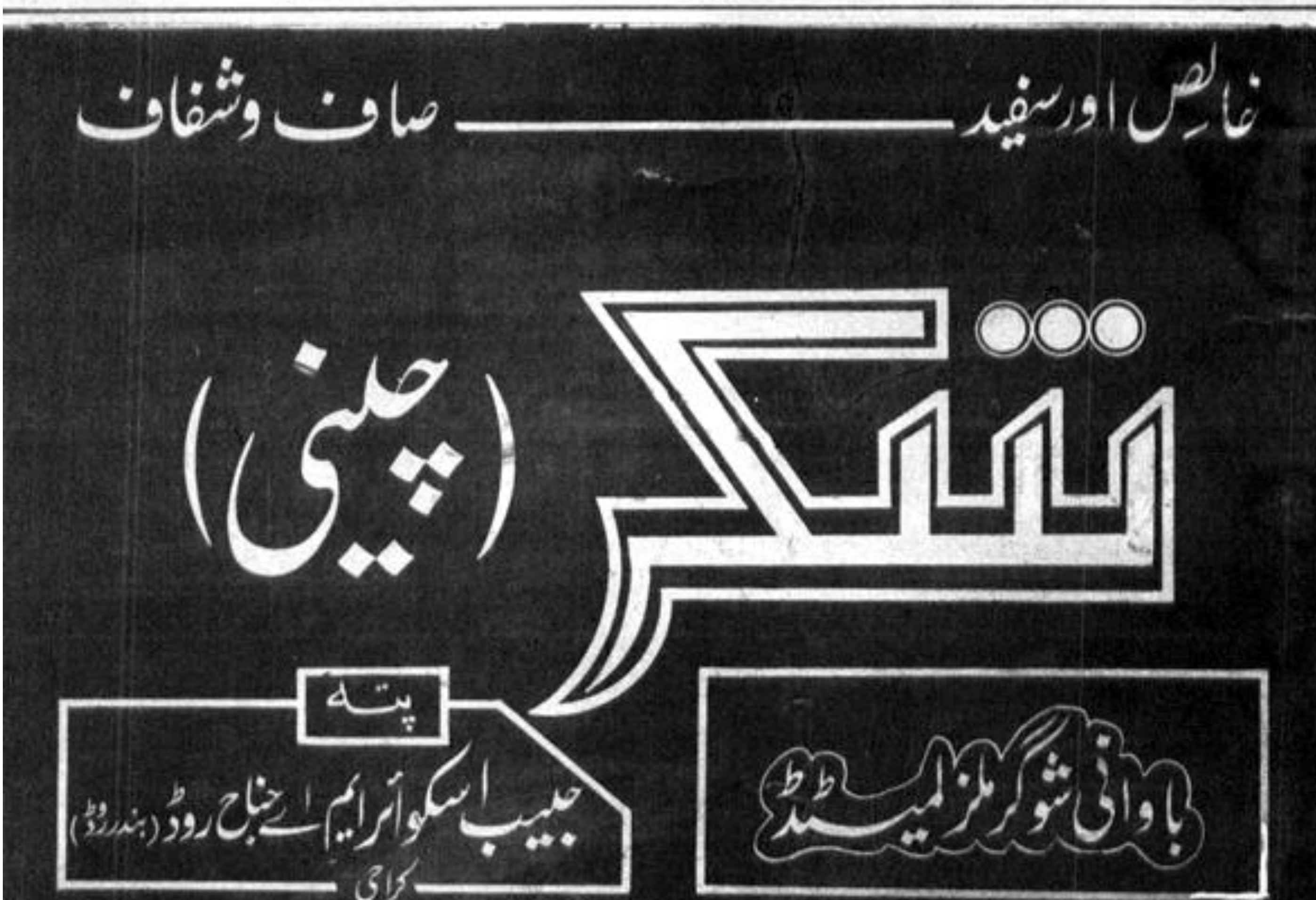
خالص اور سفید ـ صاف وشفاف
شکر
(چینی)
باوانی شوگر ملز لمیٹڈ
پتہ
جلیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ)
کراچی

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3220

پاک شاہین کنٹینرز سروس لمیٹڈ

الحمدللہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینرز ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری تحت
قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نیز ٹرانزٹ عمدہ
کارگو کی کے ساتھ ضرورت کنٹینر حمل و نقل ہو سکتی ہیں ہمارا ادارہ اپنی
اور تاجر حضرات ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور ڈرائی
پورٹ کی سہولت تمام ایک ہی جگہ میسر ہیں
ہیں

فون: ۲۷۱۸۴۲، ۲۷۱۸۹۳، ۲۷۱۸۲۰

شاہین
کنٹینرز سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۳/۲۴ چیمبر پوشہ کیماڑی کراچی